تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے طلبا و طالبات کے لیے

نَعِیمُ التَّحرِیر

(اردو ترجمہ نحو میر)

[illegible]

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مترجم

مولانا محمد قاسم بلوچ

مکتبہ اہلسنت

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

(تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے طلباء و طالبات کیلئے)

نعیم التحریر

(اردو ترجمہ نحو میر)

مترجم

مولانا محمد قاسم بلوچ

مع تعریفاتِ نحویہ

از

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب ______ نعیم التحریر (اُردو ترجمہ نحومیر)

ترتیب و ترجمہ ______ مولانا محمد قاسم بلوچ

تقدیم و تعریفات نحویہ ______ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

نظر ثانی ______ محمد صدیق ہزاروی

کتابت ______ حافظ محمد رمضان اظہر

صفحات ______ ۸۰

تاریخ اشاعت ______ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ / مئی ۱۹۹۲ء

ھدیہ ______ روپے

ناشر ______ تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ
(لاہور)

فون : ۲۵۷۸۴۲ : ۲۵۷۳۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحوی اصطلاحات وقواعد کو جس نظم وضبط اور جامعیت واختصار کے ساتھ میر سید شریف رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۸۱۶ھ) نے نحومیر میں بیان فرمایا اُس کی مثال کسی اور کتاب میں نہیں ملتی مگر فارسی زبان میں ہونے کی وجہ سے وہ طلباء وطالبات جو فارسی زبان پر عبور نہیں رکھتے اس کتاب سے استفادہ میں دقت محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ طلباء وطالبات کی سہولت کے لئے فاضل جلیل حضرت مولانا محمد قاسم بلوچ مدرس دار العلوم جامعہ نعیمیہ (لاہور) نے اس کا اُردو میں ترجمہ کر کے نعیم التحریر کے نام سے شائع کر دیا جس کو بعد ازاں تنظیم المدارس کے تحت ثانویہ عامہ برائے طالبات کے نصاب میں شامل کر لیا گیا۔ ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کے فرمان پر ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی نے بنظرِ غائر اس ترجمہ پر نظر ثانی اور زبان وبیان کی اصلاح فرمائی۔ تو اس طرح نصابی تقاضوں کے عین مطابق نظر ثانی شدہ دوسرا ایڈیشن تنظیم المدارس کی طرف سے زیورِ طباعت سے مزیّن ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی افادیت کو مزید بڑھانے کے لئے اصطلاحاتِ نحویہ کی تعریفات مرتبہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرفِ قادری کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلباء وطالبات کے حق میں مفید ونافع بنائے۔ آمین

حافظ محمد عبد الستار سعیدی

ناظمِ تعلیمات، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقدیم

(علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری)

نحو میر کے مصنف : علی ابن محمد ابن علی جرجانی ہیں۔ آپ حسینی سیّد ہیں۔ ٢٢ شعبان ٧٤٠ھ/١٣٣٩ء کو جرجان (مملکت خوارزم کے ایک شہر) میں پیدا ہوئے[1] اپنے زمانہ کے اکابر علماء سے علم حاصل کیا۔ مبارک شاہ سے شرح مطالع پڑھی۔ ہدایہ کے محشی علامہ اکمل الدین محمد ابن محمود بابرتی سے علوم دینیہ حاصل کیے۔ یہاں تک کہ اپنے ہم عصر علماء سے سبقت لے گئے[2] اور السیّد السند سیّد شریف جرجانی اور میر سیّد کے القاب سے مشہور ہوئے۔

میر سیّد نے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ خواجہ علاء الدین محمد ابن محمد عطار بخاری سے تصوّف کی تعلیم حاصل کی۔ سیّد کہا کرتے تھے جب تک میں حضرت عطار بخاری کی خدمت سے مشرّف نہیں ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو جیسا چاہئے تھا نہیں پہچانا تھا[3]

٧٧٠ھ میں بادشاہ شجاع الدین مظفر، قصر زرد میں مقیم تھا۔ میر سیّد نے اس تک رسائی کے لئے عجیب طریقہ نکالا۔ فوجیوں کا لباس پہن کر راستے میں کھڑے ہو گئے۔ علامہ تفتازانی بادشاہ کے پاس جا رہے تھے کہ راستے میں میر سیّد مل گئے اور کہنے لگے میں مسافر ہوں اور تیر اندازی میں مہارت رکھتا ہوں، آپ بادشاہ سے سفارش کریں کہ مجھے ملاقات کا موقع دیا جائے۔ علامہ کی سفارش پر بادشاہ نے انہیں طلب کیا اور کہا کہ تیر اندازی کا مظاہرہ کرو۔ میر سیّد نے جیب کا غذات

---

[1] عمر رضا کحالہ، علامہ : معجم المؤلفین ج ٧، ص ٢١٦
[2] عبد الحی لکھنوی، علامہ : الفوائد البہیہ ص ١٢٥-١٢٧
[3] فقیر محمد جہلمی، مولانا : حدائق الحنفیہ (مطبوعہ لاہور) ص ٣٣٨ -

کا ایک مجموعہ نکال کر پیش کیا جس میں مختلف مصنفین پر اعتراضات تھے اور کہا کہ یہ میرے تیر ہیں اور یہ میرا فن ہے۔ علامہ تفتازانی کے فضل و کمال کے سامنے اس جرأت کا مظاہرہ کرنا سید ہی کا کام تھا۔ بادشاہ نے سید کا بڑا احترام کیا اور اپنے ساتھ شیراز لے جاکر مدرسہ دار الشفاء کا مدرس بنا دیا۔ سید سند دس سال تک وہاں درس و تدریس میں مصروف رہے۔ [1]

جب تیمور لنگ نے شیراز پر حملہ کیا اور فتح کے بعد لوٹ مار کا بازار گرم ہوا، تو ایک وزیر کی سفارش پر سید کو پناہ ملی۔ تیمور انہیں اپنے ساتھ ماوراء النہر لے گیا۔ میر سید، سمرقند میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ اس زمانے میں علامہ تفتازانی تیمور کی مجالس کے صدر و الصدور تھے۔ تیمور کہا کرتا تھا کہ اگرچہ علم و فضل میں دونوں برابر ہیں لیکن سید کو نسبی اعتبار سے تفتازانی پر فضیلت حاصل ہے۔[2]

سید سند نے پچاس سے زیادہ تصانیف یادگار چھوڑیں، جو اُن کے علم و فضل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ چند تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) شریفیہ شرح سراجی (۲) شرح وقایہ (۳) شرح مفتاح (۴) شرح تذکرہ طوسی (۵) شرح تلخیص چغمینی (علم ہیئت میں) (۶) شرح کافیہ (فارسی) علامہ عبد الحق خیر آبادی نے تسہیل الکافیہ کے نام سے اسی کا عربی ترجمہ کیا ہے۔ (۷) حاشیہ تفسیر بیضاوی (۸) حاشیہ مشکوٰۃ (۹) حاشیہ ہدایہ (۱۰) حاشیہ شرح شمسیہ (میر قطبی) (۱۱) حاشیہ مطول (۱۲) حاشیہ رضی (۱۳) حاشیہ تلویح (۱۴) صرف میر (۱۵) نحو میر (فارسی) (۱۶) صغریٰ کبریٰ (۱۷) تعریفات (۱۸) مناقب خواجہ نقشبند وغیرہ ان میں سے متعدد کتابیں درس نظامی کے نصاب میں داخل ہیں۔

---

[1] وکیل احمد سکندرپوری، مولانا علامہ: اخبار النحاۃ (مطبوعہ مجتبائی)، ص ۱۲۳

[2] ایضاً

چہارشنبہ (۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ) میں سید سند کا وصال ہوا۔ "مشہور دارین" تاریخ وفات ہے [1]

نحو میر: نو عمری کے زمانہ کی لکھی ہوئی وہ مختصر اور بابرکت کتاب ہے جو پاک و ہند کے تمام مدارس میں داخل نصاب ہے اور بلاشبہ لاکھوں علماء اسے پڑھ چکے ہیں۔ اس میں نحو کے مسائل انتہائی آسان زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ جس طالب علم کو یہ کتاب اچھی طرح یاد ہو، انشاء اللہ العزیز اسے عبارت پڑھنے میں دشواری نہیں ہوگی۔ نحو میر سے پہلے ضروری ہے کہ طالب علم میزان الصرف یا صرف کی کوئی ابتدائی کتاب پڑھ چکا ہو اور اسے عربی مفردات کا کچھ ذخیرہ یاد ہو۔

تدریس کا انداز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ درج ذیل چند امور پر خصوصی توجہ دیں:

(۱) طلباء کو نحو میر اچھی طرح زبانی یاد کرائیں اور بار بار سنیں۔

(۲) ابتداءً سہ اقسام اسم، فعل اور حرف کی پہچان کرائیں اور جو مثال سامنے آئے، اس کے ایک ایک لفظ کے بارے میں پوچھیں کہ یہ سہ اقسام میں سے کیا ہے؟

(۳) شش اقسام ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی مزید، خماسی مجرد اور خماسی مزید کی پہچان کرائیں۔

(۴) ہفت اقسام کے بارے میں شناخت کرائیں جو اس شعر میں مذکور ہیں ؎

صحیح است و مثال است و مضاعف　　لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

(۵) مصدر اور مشتق کے بارے میں پوچھیں کہ یہ کس باب سے ہے؟ (یہ سوالات صَرف سے متعلق ہیں)

(۶) ابتدائی اسباق میں مفرد اور مرکب، مرکب تام اور ناقص کا فرق ذہن نشین کرائیں، پھر جملہ خبریہ اور انشائیہ، جملہ اسمیہ اور فعلیہ نیز مسند اور مسند الیہ کی

---

[1] فقیر محمد جہلمی، مولانا: حدائق الحنفیہ، ص ۳۳۴

شناخت کرائیں۔

(۷) پھر آگے جاکر معرب اور مبنی، متمکن اور غیر متمکن کے بارے میں پوچھیں۔ غیر متمکن ہے تو اس کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ متمکن ہے تو اس کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اس قسم کا اعراب کیا ہے، اس وقت کونسا اعراب ہے اور کیوں؟

(۸) اسم، ظاہر ہے یا ضمیر؟ ضمیر ہے تو کونسی قسم مرفوع، منصوب یا مجرور، پھر متصل ہے منفصل؟

(۹) معرفہ ہے یا نکرہ؟ معرفہ ہے تو کونسی قسم ہے؟ مذکر یا مؤنث؟ مؤنث ہے تو اس کی علامت کیا ہے؟ اسی طرح مفرد ہے یا جمع؟ جمع ہے تو اس کی کونسی قسم ہے؟ جمع سالم یا مکسر، جمع قلت ہے یا کثرت؟

(۱۰) فعل مضارع کا صیغہ آئے، تو پوچھا جائے کہ یہ معرب ہے یا مبنی؟ معرب ہے تو اس کی چار قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور اس کا اعراب کیا ہے؟

(۱۱) عامل اور معمول کی نشان دہی کرائیں، عامل لفظی ہے یا معنوی؟ عامل لفظی ہے، تو وہ اسم ہے یا فعل یا حرف؟ اس عامل کے بارے میں پوچھیں کہ وہ کیا عمل کرتا ہے؟ عامل معنوی ہے تو کونسا؟ اور وہ کیا عمل کرتا ہے؟

(۱۲) معمول متبوع ہے یا تابع، تابع ہے تو کونسی قسم؟ اس کی تعریف کیا ہے؟

نحو میر کا پیش نظر ترجمہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے فاضل استاذ مولانا محمد قاسم بلوچی نے کیا۔ ترجمہ نہایت شستہ ہونے کے علاوہ کتاب کو بالکل ایک نئی شکل دے دی گئی ہے۔ نیز مختلف مقامات پر شامل کر کے کتابت کرنے سے کتاب کو مزید چار چاند لگ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد قاسم بلوچی کی اس سعی کو قبول فرما کر اسے طلباء وطالبات کے لئے مفید بنائے۔ آمین محمد عبد الحکیم شرف قادری، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

علم نحو کی تعریف: علم نحو ان بنیادی باتوں کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے سے اسم، فعل، حرف کی باہم ترکیب اور اعراب و بنا کے لحاظ سے اُن کے آخر کی کیفیت معلوم ہو۔

علم نحو کی غرض: عربی عبارت میں ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا۔

موضوع: کلمہ اور کلام۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک ہی معنیٰ پر دلالت کرے۔ اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

اسم: جیسے رَجُلٌ۔

فعل: جیسے ضَرَبَ۔

حرف: جیسے هَلْ۔

مرکب: مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زائد کلموں سے مل کر بنا ہو۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کرنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے

والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جائے اُس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ:

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ اسمیہ: یہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزو اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔ زید جاننے والا ہے۔ اس کا پہلا جزء (زَیْدٌ) مسند الیہ ہے اور اس کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرا جزء (عَالِمٌ) مسند ہے اور اس کو خبر کہتے ہیں۔

(۲) جملہ فعلیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔ زید نے مارا۔ اس کا پہلا جزء (ضَرَبَ) مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا جزء (زَیْدٌ) مسند الیہ ہے جسے فاعل کہتے ہیں۔

نوٹ: مسند حکم کو کہتے ہیں اور مسند الیہ جس پر حکم لگایا جائے۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ فعل مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ:

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے اور اس کی دس قسمیں ہیں:

(۱) امر: جیسے اِضْرِبْ۔

(۲) نہی: جیسے لَا تَضْرِبْ۔

(۳) تمنی: جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔

(۴) استفہام: جیسے هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ۔

(۵) ترجی: جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ۔

(۶) عقود: جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

(۷) ندا: جیسے یَا اَللّٰهُ۔

(۸) عرض: جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

(۹) قسم: جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔

(۱۰) تعجب: جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

مرکب غیر مفید:

وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو۔

مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مرکب اضافی:۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اس کے پہلے جزء (غلام) کو مضاف اور دوسرے جزء (زید) کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

(۲) مرکب بنائی:۔ وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) سے تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) تک۔ کہ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کیا گیا۔ اس کے دونوں جزء اَحَدَ اور عَشَرَ مبنی بر فتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے۔ کہ اس کا پہلا جزء معرب اور دوسرا جزء مبنی ہے۔

(۳) مرکب منع صرف:۔ وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ اور حَضْرَمَوْتُ۔ ان کا پہلا جزء اکثر علماء کے نزدیک فتح پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا جزء معرب ہوتا ہے۔

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا جزء ہوتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ۔ عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا۔ جَاءَ بَعْلَبَكُّ۔

نوٹ :

کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یہ دو کلمے لفظاً ہوں گے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ۔ یا ایک پوشیدہ ہوگا جیسے اِضْرِبْ کہ اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جملے میں دو سے زیادہ کلمے بھی ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جب کسی جملے میں کلمے زیادہ ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ معرب ہے یا مبنی۔ عامل ہے یا معمول۔ اور سمجھنا چاہئے کہ کلمات کا آپس میں کیا تعلق ہے تاکہ اُس میں مسند اور مسند الیہ معلوم ہوسکیں۔ اور جملے کا معنیٰ تحقیق کے ساتھ معلوم ہوجائے۔

علاماتِ اسم :

اسم کی علامات گیارہ ہیں :

(۱) اسم کے شروع میں الف لام ہو جیسے اَلْحَمْدُ (۲) شروع میں حرف جر ہو۔ جیسے بِزَیْدٍ (۳) اسم کے آخر میں تنوین ہو۔ جیسے زَیْدٌ (۴) مسند الیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (۵) مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (۶) مصغر ہو۔ جیسے قُرَیْشٌ (۷) منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ (۸) مثنیٰ ہو۔ جیسے رَجُلَانِ (۹) جمع ہو۔ جیسے رِجَالٌ (۱۰) موصوف ہو۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ (۱۱) تائے متحرکہ اس کے آخر میں ہو جیسے ضَارِبَةٌ۔

علاماتِ فعل :

فعل کی علامات آٹھ ہیں۔

(۱) اس کے شروع میں حرفِ قَدْ ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (۲) سین ہو۔ جیسے

سَیَضْرِبُ (۳) سَوْفَ ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (۴) حرف جزم ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ (۵) ضمیر مرفوع متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ (۶) تائے ساکن ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ (۷) امر ہو۔ جیسے اِضْرِبْ (۸) نہی ہو۔ جیسے لَا تَضْرِبْ۔

سوالات :

(۱) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع بیان کریں۔

(۲) مرکب مفید کی تعریف کرتے ہوئے اس کے دوسرے نام بھی بتائیں۔

(۳) درج ذیل جملوں میں سے جملہ اسمیہ و فعلیہ کی وضاحت کریں۔

بَنَی الْاَمِیْرُ الْمَدِیْنَةَ، هُوَ قَائِمٌ، صَالَ الْكَلْبُ، اَبِیْ ذَهَبَ، مَنْ اَبُوْكَ، هُوَ یَاْكُلُ الثَّمَرَ، وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

(۴) اقسام جملہ انشائیہ کی تعداد بتاتے ہوئے ان میں سے صرف پانچ کی مثالیں لکھیں۔

(۵) مرکب غیر مفید کی کوئی سی دو قسمیں بمعہ امثلہ بیان کریں۔ نیز مرکب غیر مفید کا دوسرا نام بھی بتائیں۔

(۶) جملے میں کم از کم کتنے کلمات کا ہونا لازمی ہے۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ زیادہ کلمات کے جمع ہونے کی صورت میں ان کو ایک دوسرے سے کیسے اور کیوں ممتاز کیا جاتا ہے۔

(۷) اسم اور فعل کی تین تین علامات مع مثالیں لکھیں۔

علامتِ حرف :

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو۔ آخری حرف کے اعتبار سے عربی کلمات کی دو قسمیں ہیں (۱) معرب (۲) مبنی

معرب :

معرب وہ کلمہ ہے کہ جس کے آخر کی حرکت عامل کے بدلنے سے بدل جائے جیسے

جَاءَ زَیْدٌ ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا ۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ۔

جَاءَ ، رَأَیْتُ اور بَاءْ عامل ہیں ۔ زَیْدٌ معرب ہے ۔ زبر ، زیر ، پیش اعراب ہیں اور دال محلِ اعراب ہے

مبنی : وہ کلمہ ہے جس کے آخر کی حرکت عامل کے بدلنے سے نہ بدلے . جیسے هٰؤُلَاءِ کہ یہ تینوں حالتوں میں ایک جیسا رہتا ہے

نوٹ : تمام حروف مبنی ہیں ۔ اور افعال میں سے فعل ماضی ، امر حاضر معروف اور فعل مضارع کے وہ صیغے جن میں نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) اور نونِ جمع مؤنث ہو ، مبنی ہیں ۔

جاننا چاہیے کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے اور اسم متمکن جب ترکیب میں واقع ہو تو معرب ہے ۔ اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) سے خالی ہو ۔ ان دو قسموں کے علاوہ لغتِ عرب میں کوئی کلمہ معرب نہیں ، باقی تمام کلمات مبنی ہیں ۔ اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو ۔

مبنی الاصل : مبنی الاصل تین چیزیں ہیں ۔ (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف ۔ اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ۔

اسم غیر متمکن کی اقسام : اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں :

(۱) ضمیریں ۔ جیسے أَنَا (میں ایک مرد یا ایک عورت) (۲) ضَرَبْتُ ۔ (۳) إِيَّايَ ۔ (۴) ضَرَبَنِي ۔ (۵) لِي ۔ کُل ستر ضمیریں ہیں ۔

چودہ مرفوع متصل ، چودہ مرفوع منفصل ، چودہ منصوب متصل ، چودہ منصوب منفصل اور چودہ مجرور متصل ۔

مرفوع متصل : ضَرَبْتُ ۔ ضَرَبْنَا ۔ ضَرَبْتَ ۔ ضَرَبْتُمَا ۔ ضَرَبْتُمْ ۔ ضَرَبْتِ ۔ ضَرَبْتُمَا ۔ ضَرَبْتُنَّ ۔ ضَرَبَ ۔ ضَرَبَا ۔ ضَرَبُوا ۔ ضَرَبَتْ ۔ ضَرَبَتَا ۔ ضَرَبْنَ ۔

مرفوع منفصل : أَنَا ۔ نَحْنُ ۔ أَنْتَ ۔ أَنْتُمَا ۔ أَنْتُمْ ۔ أَنْتِ ۔ أَنْتُمَا ۔ أَنْتُنَّ ۔ هُوَ ۔ هُمَا ۔ هُمْ ۔ هِيَ ۔ هُمَا ۔ هُنَّ ۔

منصوب متصل : ضَرَبَنِي ۔ ضَرَبَنَا ۔ ضَرَبَكَ ۔ ضَرَبَكُمَا ۔ ضَرَبَكُمْ ۔ ضَرَبَكِ ۔ ضَرَبَكُمَا ۔ ضَرَبَكُنَّ ۔ ضَرَبَهُ ۔ ضَرَبَهُمَا ۔ ضَرَبَهُمْ ۔ ضَرَبَهَا ۔ ضَرَبَهُمَا ۔ ضَرَبَهُنَّ ۔

منصوب منفصل : إِيَّايَ ۔ إِيَّانَا ۔ إِيَّاكَ ۔ إِيَّاكُمَا ۔ إِيَّاكُمْ ۔ إِيَّاكِ ۔ إِيَّاكُمَا ۔ إِيَّاكُنَّ ۔ إِيَّاهُ ۔ إِيَّاهُمَا ۔ إِيَّاهُمْ ۔ إِيَّاهَا ۔ إِيَّاهُمَا ۔ إِيَّاهُنَّ ۔

مجرور متصل : لِي ۔ لَنَا ۔ لَكَ ۔ لَكُمَا ۔ لَكُمْ ۔ لَكِ ۔ لَكُمَا ۔ لَكُنَّ ۔ لَهُ ۔ لَهُمَا ۔ لَهُمْ ۔ لَهَا ۔ لَهُمَا ۔ لَهُنَّ ۔

(۲) اسمائے اشارات : ذَا ۔ ذَانِ ۔ ذَيْنِ ۔ تَا ۔ تِي ۔ تِهْ ۔ ذِهْ ۔ تِهِي ۔ ذِهِي ۔ تَانِ ۔ تَيْنِ ۔ أُولَاءِ مد کے ساتھ ۔ اور أُولٰى قصر کے ساتھ ۔

(۳) اسمائے موصولہ : اَلَّذِي ۔ اَللَّذَانِ ۔ اَللَّذَيْنِ ۔ اَلَّتِي ۔ اَللَّتَانِ ۔ اَللَّتَيْنِ ۔ اَللَّاتِي ۔ اَللَّوَاتِي ۔ مَا ۔ مَنْ ۔ أَيٌّ ۔ أَيَّةٌ اور الف لام اَلَّذِي کے معنی میں آتا ہے جبکہ وہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوبُ ۔ اور قبیلہ بنی طے کی لغت میں ذُو بھی الذی کے معنی میں آتا ہے جیسے جَاءَ ذُو ضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِي ضَرَبَكَ ۔ أَيٌّ اور أَيَّةٌ بعض صورتوں میں معرب ہیں ۔

(۴) اسمائے افعال : اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں اول بمعنی امر حاضر ۔ جیسے

رُوَيْدَ۔ بَلْهَ۔ حَيَّهَلْ۔ هَلُمَّ۔ دوم بمعنیٰ فعل ماضی۔ جیسے هَيْهَاتَ۔ شَتَّانَ۔

(۵) **اسمائے اصوات :** جیسے اُحْ اُحْ، اُفْ، بَخٌ، نَخٌ، غَاقٌ۔

(۶) **اسمائے ظروف :** اسمائے ظروف کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ ظرف زمان :۔ جیسے اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ اور بَعْدُ۔ جب یہ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو مبنی ہوں گے۔

ب۔ ظرف مکان : جیسے حَیْثُ، قُدَّامُ، تَحْتُ اور فَوْقُ۔ جبکہ یہ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو مبنی ہوں گے۔

(۷) **اسمائے کنایات :** (۱) کَمْ اور کَذَا عدد کے لئے آتے ہیں (۲) کَیْتَ اور ذَیْتَ گفتگو کے لئے آتے ہیں۔

(۸) **مرکب بنائی :** جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

سوالات

(۱) کلام عرب میں معرب کی کتنی اقسام ہیں۔ نیز فعل مضارع معرب ہوتا ہے یا مبنی اگر معرب ہوتا ہے تو کب اور کیسے۔؟

(۲) مبنی الاصل کتنی چیزیں ہیں اور کیا اسم غیر متمکن بھی مبنی الاصل میں شامل ہے؟

(۳) درج ذیل میں سے معرب و مبنی کی وضاحت کریں:

لیسمعن، یقتلن، قام ھؤلاء، ان اللہ علیم بذات الصدور۔ عندی عشرون درھما۔ ھم رجال۔ ھبت الریح۔ سافرت من لاھور الی کراتشی

(۴) اسم غیر متمکن کی تعریف، اقسام کی تعداد اور ان میں سے کسی پانچ کی وضاحت کریں؟

(۵) ضمیر کی تعریف کرتے ہوئے کل ضمائر کی تعداد بصورت نقشہ لکھیں۔

(۶) ذیل میں دیئے گئے کلمات میں سے ضمائر کی وضاحت کریں۔

ھو اللہ احد۔ عندی عشرون روبیة له۔ ضرب ابی عمرواً۔ ابتلی ابراھیم ربه۔ ضربنی زید۔ لا تشتم اباك۔ ھن مسلمات۔ انی رایت ابی یعمل عمله۔ البحار ینشر بالته۔

(۷) اسمائے افعال بمعنیٰ فعل ماضی اور بمعنیٰ فعل امر حاضر لکھتے ہوئے یہ بھی بتائیں کہ قَبْلُ اور بَعْدُ (اسمائے ظروف) کے معرب اور مبنی ہونے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۸) کنایات کی کتنی قسمیں ہیں۔ اور ہر قسم کے لئے کون کون سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

(۹) اسم غیر متمکن کی کل اقسام کو بصورت نقشہ قلمبند کریں۔

اقسام اسم باعتبار مصداق :

اسم کی باعتبار تعیین مصداق دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیریں (۲) اعلام (خاص چیزوں کے نام) جیسے زید، عمرو وغیرہ۔

(۳) اسمائے اشارات جیسے ذا وغیرہ (۴) اسمائے موصولہ جیسے اَلَّذِیْ۔

اسمائے اشارات اور اسمائے موصولہ کو مبہمات بھی کہتے ہیں (۵) معرفہ بالف لام جیسے اَلرَّجُلُ (۶) نکرہ ان پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُهٗ، غُلَامُ الَّذِیْ۔ غُلَامُ هٰذَا۔ غُلَامُ زَیْدٍ، عِنْدِیْ غُلَامُ الرَّجُلِ۔ (۷) معرفہ بنداء جیسے یَا رَجُلُ۔

نکرہ وہ اسم ہے جو عام شئے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ

اقسامِ اسم باعتبارِ جنس :

اسم کی (باعتبار جنس) دو قسمیں ہیں ، (۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر : مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ ۔

مؤنث : مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث ہو۔ جیسے اِمْرَأَةٌ۔

علامتِ تانیث چار ہیں۔

(۱) تا (لفظاً) جیسے طَلْحَةُ (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی (۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ (۴) تا مقدرہ جیسے اَرْضٌ۔ یہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا۔ کیونکہ اس کی تصغیر اُرَیْضَةٌ ہے اور تصغیر سے اسماء کے اصل کا پتہ چلتا ہے۔

اَرْضٌ کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے کہ جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَةٌ کہ اس کے مقابلے میں جَمَلٌ ہے۔

اور مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلے میں حیوان مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَةٌ کہ اس کے مقابلے میں نُوْرٌ اور قُوَّةٌ کہ اس کے مقابلے میں ضُعْفٌ ہے۔

اقسامِ اسم باعتبارِ تعداد :

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) مثنّٰی (۳) مجموع۔

واحد : وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ۔

مُثنّٰی : وہ اسم ہے جو دو پر اس طرح دلالت کرے کہ اس کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہو جیسے رَجُلَانِ اور رَجُلَیْنِ۔

جمع : وہ اسم ہے جو دو یا دو سے زائد پر اس طرح دلالت کرے کہ اس کے واحد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو۔ اور یہ تبدیلی لفظاً ہو جیسے رِجَالٌ۔ یا تقدیراً ہو

جیسے فُلْکٌ اس کا واحد بھی فُلْکٌ اور جمع بھی فُلْکٌ ہے لیکن جمع کے وقت اُسُدٌ کے وزن پر شمار ہوگا۔ اور واحد میں قُفْلٌ کے وزن پر شمار ہوگا۔

اقسامِ جمع باعتبارِ لفظ :

لفظی اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

جمع تکسیر وہ ہے جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے۔ جیسے رِجَالٌ ، مَسَاجِدُ۔

ثلاثی میں جمع تکسیر کے اوزان سماعی ہیں لیکن رباعی اور خماسی میں فَعَالِلُ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ (رباعی)

جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ (خماسی) پانچویں حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

جمع تصحیح وہ ہے جس میں واحد کی بناء سلامت رہے اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) جمع مذکر (۲) جمع مؤنث

جمع مذکر :۔ جس میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مؤنث :۔ وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

اقسامِ جمع باعتبارِ معنیٰ :

معنیٰ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے اور اس کے چار وزن ہیں۔

(۱) اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ (۲) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (۳) فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ (۴) اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ۔

نیز جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم الف لام کے بغیر ہوں تو وہ بھی جمع قلت میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زائد کو شامل ہو۔ مندرجہ بالا اوزان

کے علاوہ باقی تمام اوزان جمع کثرت کے اوزان پر ہیں جن میں سے چند مشہور یہ ہیں۔
(۱) فِعَالٌ جیسے عِبَادٌ (۲) فُعَلَاءُ جیسے عُلَمَاءُ (۳) أَفْعِلَاءُ جیسے أَنْبِيَاءُ (۴) فُعُلٌ جیسے رُسُلٌ (۵) فُعُولٌ جیسے نُجُومٌ (۶) فُعَّالٌ جیسے خُدَّامٌ (۷) فَعْلَى جیسے مَرْضَى (۸) فَعَلَةٌ جیسے طَلَبَةٌ (۹) فِعَلٌ جیسے فِرَقٌ۔ (۱۰) فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ۔

اعرابِ اسم : اسم کے اعراب تین ہیں (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر۔
اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔ ان اقسام کو مع اعراب درج ذیل نقشہ میں بیان کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	اعراب	اسم معرب (متمکن)	مثال
(۱)	حالتِ رفع میں ضمہ حالتِ نصب میں فتحہ حالتِ جر میں کسرہ	(۱) اسم مفرد منصرف صحیح (۲) جاری مجری صحیح (۳) جمع مکسر منصرف	جَاءَنِي زَيْدٌ، هٰذَا دَلْوٌ هُمْ رِجَالٌ۔ رَأَيْتُ زَيْدًا، اِشْتَرَيْتُ دَلْوًا رَأَيْتُ رِجَالًا۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، جِئْتُ بِدَلْوٍ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ
(۲)	حالتِ رفع میں ضمہ حالتِ نصب اور جر دونوں میں کسرہ	(۴) جمع مؤنث سالم	جَاءَنِي مُسْلِمَاتٌ۔ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
(۳)	حالتِ رفع میں ضمہ اور حالتِ نصب و جر	(۵) غیر منصرف	جَاءَنِي عُمَرُ رَأَيْتُ عُمَرَ

نمبر شمار	اعراب	اسم معرب (متمکن)	مثال
	دونوں میں فتحہ		مَرَرْتُ بِعُمَرَ
(۴)	حالتِ رفع میں واو حالتِ نصب میں الف حالتِ جر میں یاء	(۶) اسمائے ستہ مکبرہ جب تثنیہ و جمع نہ ہوں یائے متکلم کے علاوہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوں	جَاءَ أَخُوكَ رَأَيْتُ أَخَاكَ مَرَرْتُ بِأَخِيكَ
(۵)	حالتِ رفع میں الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح	(۷) تثنیہ (۸) کِلَا اور کِلْتَا جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں (۹) اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ	جَاءَنِي رَجُلَانِ كِلَاهُمَا وَاثْنَانِ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ بِكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ
(۶)	حالتِ رفع میں واو ماقبل مضموم اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور	(۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) أُولُو (۱۲) عِشْرُونَ تا تِسْعُونَ	جَاءَنِي مُسْلِمُونَ وَأُولُو مَالٍ وَعِشْرُونَ رَجُلًا رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ وَأُولِي مَالٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ وَ بِأُولِي مَالٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا

نمبر شمار	اعراب	اسم معرب (متمکن)	مثال
(۷)	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری اور حالتِ جر میں کسرہ تقدیری	(۱۳) اسم مقصور (۱۴) جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	جَاءَ مُوْسٰى وَغُلَامِيْ رَأَيْتُ مُوْسٰى وَغُلَامِيْ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى وَغُلَامِيْ
(۸)	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری حالتِ نصب میں فتحہ لفظی حالتِ جر میں کسرہ تقدیری	(۱۵) اسم منقوص	جَاءَ الْقَاضِيْ رَأَيْتُ الْقَاضِيَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ
(۹)	حالتِ رفع میں واو تقدیری اور حالتِ نصب و جر میں یائے لفظی	(۱۶) جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	جَاءَنِيْ مُسْلِمِيَّ رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

نوٹ :

(۱) نحویوں کے نزدیک صحیح اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ۔

(۲) جاری مجریٰ صحیح سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ، ظَبْيٌ۔

(۳) اسم غیر منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے کوئی دو یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جاتا ہو۔

(۴) اسمائے ستۂ مکبرہ سے مراد وہ چھ اسم ہیں جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں۔ وہ اسماء یہ ہیں : اَبٌ ، اَخٌ ، حَمٌ ، هَنٌ ، فَمٌ اور ذُوْ۔

(۵) نونِ تثنیہ ہمیشہ مکسور اور نونِ جمع مفتوح ہوتا ہے۔ بوقتِ اضافت یہ دونوں گر جاتے ہیں جیسے غُلَامَانِ سے غُلَامَا زَيْدٍ اور مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ مِصْرَ۔

(۶) اسم مقصور اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے موسٰی، عیسٰی۔

(۷) اسم منقوص اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے قَاضِي۔

(۸) مُسْلِمِيَّ (حالتِ رفع) دراصل مُسْلِمُوْنَ تھا۔ یائے متکلم کی طرف اضافت سے نونِ جمع گر گیا تو مُسْلِمُوْيَ ہو گیا۔ واؤ اور یاء جمع ہوئے۔ ان میں سے پہلا حرف چونکہ ساکن ہے اس لئے واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیا تو مُسْلِمِيَّ ہو گیا۔ یہاں پر واؤ تقدیری ہے کیونکہ ایک یاء واؤ کا بدل ہے۔

مُسْلِمِيَّ (حالتِ نصب و جر) اصل میں مُسْلِمِيْنَ تھا۔ نونِ جمع یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اب یاء کا یاء میں ادغام کیا اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیا، تو مُسْلِمِيَّ ہو گیا۔ یہاں اعراب یائے لفظی ہے۔

اعرابِ مضارع :

مضارع کے اعراب تین ہیں (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں اور وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی سات قسمیں ہیں جو نقشہ ذیل میں واضح کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	اعراب کی قسم	فعل مضارع	مثال
۱	حالتِ رفع میں ضمہ حالتِ نصب میں فتحہ اور حالتِ جزم میں سکون	مفرد صحیح غیر مخاطبہ	هُوَ يَضْرِبُ لَنْ يَضْرِبَ لَمْ يَضْرِبْ
۲	حالتِ رفع میں ثبوتِ نون، حالتِ نصب و جزم میں حذفِ نون	تثنیہ، جمع مذکر اور مفردہ مخاطبہ صحیح ہو یا غیر صحیح	هُمَا يَفْعَلَانِ. هُمْ يَفْعَلُونَ أَنْتِ تَفْعَلِيْنَ. لَنْ يَفْعَلَا لَنْ يَفْعَلُوْا. لَنْ تَفْعَلِيْ لَمْ يَفْعَلَا. لَمْ يَفْعَلُوْا. لَمْ تَفْعَلِيْ.
۳	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری حالتِ نصب میں فتحہ لفظی اور حالتِ جزم میں حذفِ لازم	ناقص یائی اور ناقص واوی جبکہ تثنیہ، جمع اور مفردہ مخاطبہ نہ ہوں	هُوَ يَرْمِيْ وَيَغْزُوْ لَنْ يَرْمِيَ وَيَغْزُوَ لَمْ يَرْمِ وَيَغْزُ
۴	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری اور حالتِ جزم میں حذفِ لازم	ناقص الفی جبکہ تثنیہ جمع اور مفردہ مخاطبہ نہ ہو	هُوَ يَسْعٰى لَنْ يَسْعٰى لَمْ يَسْعَ

سوالات :

(۱) اقسامِ معرفہ کی تعداد، نام اور ان میں سے کسی تین کی مثالیں دیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ مبہمات کسے کہتے ہیں۔

(۲) علامتِ تانیث کی تعداد بتلائیں اور اس کے ساتھ ساتھ مؤنث سماعی کی تعریف بھی لکھیں۔

(۳) ذیل میں دیئے گئے کلمات میں مؤنث کی اقسام واضح کریں
ظلمة، شمس، ارض، قوة، ناقة، دجاجة، حمراء، حبلی، امراة، بلدة، هند، زينب۔

(۴) واحد، تثنیہ اور جمع کس اعتبار سے اسم کی اقسام ہیں ان میں سے دو کی تعریف بمع مثال کریں۔

(۵) رباعی میں جمع تکسیر کس وزن پہ آتی ہے۔ مثال سے واضح کریں اور یہ بھی بتائیں کہ جمع قلت وکثرت جمع کی کس اعتبار سے اقسام ہیں۔ نیز جمع کثرت کے اوزان لکھیں۔

(۶) تینوں حالتوں میں لفظی اعراب (یعنی معرب بحرکات ثلثہ) یہ کس اسم کا اعراب ہے مثالوں سے واضح کریں

(۷) درج ذیل اسماء کی تعریفیں اور اعراب بیان کریں۔
غیر منصرف، اسم منقوص، کِلَا وکِلْتَا، اسمائے ستہ مکبرہ، اسم مقصور، جمع مؤنث سالم۔

(۸) درج ذیل اسماء کی وضاحت کریں کہ یہ اسم متمکن کی کونسی قسم ہیں۔
موسیٰ، حبلیٰ، قادر، احمد، راضی، مسلمون، قلمان، هم اولو مال۔

(۹) مضارع کے اعراب بتائیں۔ اعراب کے اعتبار سے مضارع کی کل اقسام اور ان میں سے کوئی سی دو کو بصورتِ نقشہ لکھیں۔

عواملِ اعراب :

عواملِ اعراب کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی
عاملِ لفظی کی تین قسمیں ہیں : (۱) حروف (۲) افعال (۳) اسماء۔

حروفِ عاملہ :

حروفِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں :
(۱) وہ حروفِ عاملہ جو اسم میں عمل کرتے ہیں۔
(۲) وہ حروفِ عاملہ جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔

حروفِ عاملہ در اسم :

جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) حروفِ جارہ : جو اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں۔
بَا، تَا، مِنْ، اِلٰی، حَتّٰی، فِیْ، لَامْ، رُبَّ، وَاوْ قسم، تَا قسم، عَنْ، عَلٰی، کاف تشبیہ، مُذْ، مُنْذُ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

(۲) حروفِ مشبہ بفعل : یہ چھ حروف ہیں :
(۱) اِنَّ۔ (۲) اَنَّ۔ (۳) کَاَنَّ۔ (۴) لٰکِنَّ۔ (۵) لَیْتَ۔ (۶) لَعَلَّ۔
یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔
نوٹ : اِنَّ اور اَنَّ حروفِ تحقیق ہیں اور کَاَنَّ حرف تشبیہ ہے۔ لٰکِنَّ حرف استدراک اور لَعَلَّ حرف ترجی ہے۔

(۳) ماولا مشبہتان بلیس : یہ عمل کرنے میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا میں زَیْدٌ مَا کا اسم اور قَائِمًا اس کی خبر ہے۔

(۴) لائے نفی جنس :
(۱) اس لَا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ۔
(۲) اگر لَا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کا تکرار لازمی ہوگا اور لَا کچھ عمل نہیں کرے گا۔ اور یہ معرفہ مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو۔
(۳) اگر لَا کے بعد نکرہ مفردہ ہو اور لَا ایک اور نکرہ مفردہ کے ساتھ مکرر ہو تو اس میں پانچ وجوہ جائز ہیں :
(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
(۲) لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ
(۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ
(۴) لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ

(۵) حروفِ ندا : یہ پانچ ہیں : (۱) یَا (۲) اَیَا (۳) ھَیَا (۴) اَیْ (۵) ہمزہ مفتوحہ۔
یہ حروف منادیٰ مضاف، مشابہ مضاف اور منادیٰ نکرہ غیر معین کو نصب کرتے ہیں۔
مثالیں : منادیٰ مضاف۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰهِ۔
مشابہ مضاف۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا۔
نکرہ غیر معین۔ مثلاً نابینا کا پکارنا یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔
اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو علامتِ رفع پر مبنی ہوگا۔ جیسے یَا زَیْدُ۔ یَا زَیْدَانِ۔ یَا مُسْلِمُوْنَ۔ یَا مُوْسٰی۔ یَا قَاضِیْ۔

نوٹ : اَیْ اور ہمزہ قریب کے لئے، اَیَا اور ھَیَا دور کے لئے اور یَا قریب وبعید دونوں کے لئے ہے۔

حروف عاملہ در فعل مضارع :

فعل مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم : وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں یہ چار حروف ہیں۔

(۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) کَیْ (۴) اِذَنْ

اوّل : اَنْ۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ

یاد رہے کہ اَنْ فعل مضارع کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے۔ اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ کا معنی ہے اُرِیْدُ قِیَامَکَ۔ اسی لئے اسے اَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔

دوم : لَنْ۔ جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔ لَنْ نفی تاکید کے لئے ہے۔

سوم : کَیْ۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔

چہارم : اِذَنْ۔ جیسے اِذَنْ اُکْرِمَکَ۔ اس شخص کے جواب میں کہا جاتا ہے جو کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا

نوٹ : اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) حَتّٰی کے بعد : جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔

(۲) لام جحد کے بعد : جیسے مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ۔

(۳) اَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے بعد : جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ۔

(۴) واو کے بعد : جیسے لَا تَاْکُلِ السَّمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ۔

(۵) لام کَیْ کے بعد : جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔

(۶) اُس فا کے بعد جو چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہو۔

(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) نفی (۵) تمنی (۶) عرض۔

مثالیں :

امر : زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ۔ نہی : لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُھِیْنَکَ۔ استفہام : اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ۔ نفی : مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا۔ تمنی : لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ۔ عرض : اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

دوسری قسم : وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں یہ پانچ حروف ہیں۔ (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لام امر (۴) لائے نہی (۵) اِنْ شرطیہ۔ جیسے لَمْ یَنْصُرْ۔ لَمَّا یَنْصُرْ۔ لِیَنْصُرْ۔ لَا تَنْصُرْ۔ اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔

نوٹ : حرف اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔ پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزاء کہتے ہیں۔ اِنْ مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور اگر ماضی پر آئے تو اس صورت میں جزم تقدیری ہوگی۔ کیونکہ ماضی مبنی ہے نیز ماضی مبنی کے معنی میں استعمال ہوگی۔

جزاء پر فاء کا لانا :

جب شرط کی جزا جملہ اسمیہ یا امر یا نہی یا دعا ہو تو جزا میں فاء کا لانا لازمی ہوتا ہے۔

مثالیں : جملہ اسمیہ : اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ۔

امر : اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ

نہی : اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُھِنْہُ

دعا : اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

سوالات :

(۱) حروف عاملہ کی بنیادی طور پر کتنی اور کونسی قسمیں ہیں۔

(۲) حروف جارہ کی تعداد لکھیں اور ان میں سے صرف پانچ حروف کے نام

مع امثال تحریر کریں۔

(۳) حروف مشبہ بفعل اور ما و لا مشبہتین بلیس کے عمل میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کریں۔

(۴) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو پڑھنے کیلئے کتنے اور کون کونسے طریقے ہیں۔

(۵) اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے ان چھ حروف کے نام بتائیں۔

(۶) حروف جازمہ کون کون سے ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(۷) شرط کی جزا پر حرف فا کن کن صورتوں میں آتا ہے۔

افعال عاملہ:

کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں ہوتا اور عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف کا عمل:

فعل معروف لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے:

فعل لازم کی مثال: قَامَ زَيْدٌ۔

فعل متعدی کی مثال: ضَرَبَ زَيْدٌ۔

اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔

(۱) مفعول مطلق، جیسے قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا۔

(۲) مفعول فیہ: جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور جَلَسْتُ فَوْقَكَ۔

(۳) مفعول معہ: جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ)[1]

(۴) مفعول لہ: جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ اور ضَرَبْتُهُ تَادِيْبًا۔

(۵) حال: جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔

[1] یہاں الجبات منصوب ہے اور جمع مونث سالم ہونے کی وجہ سے اس کا نصب کسرہ کے ساتھ ہے۔

(۶) تمیز: جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا[1]

نوٹ:

اگر فعل متعدی ہو تو وہ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے جبکہ فعل لازم یہ عمل نہیں کرتا کیونکہ اس کا مفعول بہ نہیں ہوتا۔

مفعول بہ کی مثال: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا۔

تعریفات:

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل ہو اور وہ اس اسم کی طرف اس طرح منسوب ہو کہ اس کے ساتھ قائم بھی ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں زَيْدٌ فاعل ہے۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جس سے پہلے فعل ہو اور یہ مصدر اس کا ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا اور قُمْتُ قِيَامًا میں قِيَامًا۔

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرف زمان، جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں لفظ یوم ظرف زمان ہے

(۲) ظرف مکان، جیسے جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں لفظ عِنْدَ ظرف مکان ہے۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ میں اَلْجُبَّاتِ مفعول معہ ہے اور یہ واؤ مَعَ کے معنی میں ہے۔ یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ

مفعول لہ: وہ اسم ہے جو فعل مذکور کا سبب بننے والی چیز پر دلالت کرتا ہو جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں اِكْرَامًا مفعول لہ ہے۔

[1] جب فعل کی فاعل کی طرف نسبت میں ابہام ہو تو اس کی تمیز لائی جاتی ہے۔

حال : وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے۔

مثالیں :

فاعل کی حالت پر دلالت : جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔
مفعول کی حالت پر دلالت : ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا۔
دونوں کی حالت پر دلالت : لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ۔

نوٹ :

(۱) فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر وہ نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ۔
(۲) بعض اوقات حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ

تمییز : وہ اسم ہے جو عدد، وزن، کیل (ناپ) یا پیمائش سے ابہام کو دور کرے۔

مثالیں :

عدد کی تمییز : جیسے عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔
وزن کی تمییز : جیسے عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا۔
کیل کی تمییز : جیسے عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا۔
پیمائش کی تمییز : جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا۔

مفعول بہ : وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا میں عَمْرًوا مفعول بہ ہے۔

نوٹ : یہ تمام منصوبات جملہ کے مکمل ہونے کے بعد آتے ہیں کیونکہ جملہ فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ منصوبات فضلہ (زائد) ہوتے ہیں۔

فاعل کی قسمیں :

فاعل کی دو قسمیں ہیں (۱) مظہر (ظاہر) (۲) مُضْمَر (ضمیر)
پھر فاعل مضمر (ضمیر) کی دو قسمیں ہیں (۱) ضمیر بارز (۲) ضمیر مستتر

فاعل مظہر کی مثال : ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ ہے۔
فاعل مضمر بارز کی مثال : ضَرَبْتُ میں تا ضمیر ہے۔
فاعل مضمر مستتر کی مثال : زَيْدٌ ضَرَبَ میں هُوَ ضمیر ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ ہے۔

فعل کی تذکیر و تانیث :

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث کے صیغہ سے لانا ضروری ہے۔ جیسے قَامَتْ هِنْدٌ۔ اور هِنْدٌ قَامَتْ یہاں فاعل هِيَ ضمیر ہے جو قَامَتْ میں مستتر ہے۔

اگر فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کو مذکر یا مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں جیسے :

طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ۔

فعل مجہول : فعل کی دوسری قسم فعل مجہول ہے اور یہ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ یہ فعل فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَادِيْبًا وَالْخَشَبَةَ [1]

---

[1] اس مثال میں زَيْدٌ مفعول مالم یسم فاعلہ، لفظ يَوْمَ ظرف زمان، لفظ اَمَامَ ظرف مکان ضَرْبًا مفعول مطلق، تَادِيْبًا مفعول لہ اور الْخَشَبَةَ مفعول معہ ہے۔

نوٹ : فعل مجہول کو فعل مالم یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں اور اس کے نائب فاعل کو مفعول مالم یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں۔

فعل متعدی کی اقسام

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں :

(۱) وہ فعل متعدی جو ایک مفعول کو چاہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

(۲) وہ فعل متعدی جو دو مفعول چاہے لیکن ایک مفعول کا حذف کرنا بھی درست ہو۔ جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا یہاں اَعْطَیْتُ زَیْدًا کہنا بھی درست ہے۔

(۳) وہ فعل متعدی جو دو مفعول چاہے اور کسی مفعول کا حذف کرنا جائز نہ ہو بلکہ دونوں مفعول لانا ضروری ہو (یہ افعال قلوب کا خاصہ ہے) افعال قلوب یہ ہیں :

عَلِمْتُ ، حَسِبْتُ ، خِلْتُ ، زَعَمْتُ ، رَأَیْتُ ، وَجَدْتُ۔

جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا اور ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔

(۴) وہ فعل متعدی جس کے تین مفعول آتے ہیں اُسے متعدی بسہ مفعول کہتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل افعال ہیں :

اَعْلَمَ ۔ اَرٰی ۔ اَنْبَأَ ۔ اَخْبَرَ ۔ خَبَّرَ ۔ نَبَّأَ ۔ حَدَّثَ ۔ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا وغیرہ۔

نوٹ : (۱) یہ تمام مفعول، مفعول بہٖ ہیں۔

(۲) عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول، اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول۔ نیز مفعول لہٗ اور

مفعول معہٗ، فاعل کے قائم مقام نہیں ہو سکتے جبکہ باقی مفعول نائب فاعل بن سکتے ہیں۔

(۳) عَلِمْتُ وغیرہ کے دوسرے مفعول کی نسبت پہلے مفعول کو نائب فاعل بنانا زیادہ مناسب ہے۔

سوالات :

(۱) عمل کے اعتبار سے فعل کی اقسام بتائیں۔ نیز فعل معروف کا عمل تحریر کریں۔

(۲) مندرجہ ذیل کی تعریفات لکھیں :

فاعل ۔ مفعول مطلق ۔ مفعول فیہ ۔ مفعول لہ ۔ حال ۔ تمییز ۔

(۳) فاعل کی اقسام لکھیں اور فاعل کے لئے فعل کے مذکر و مؤنث ہونے کی صورتیں مع امثلہ بیان کریں۔

(۴) فعل متعدی کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں۔ نیز بتائیں کہ متعدی بسہ مفعول کون کونسے افعال ہیں۔

(۵) مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں :

زَیْدٌ عَالِمٌ ۔ اِنْ جِئْتَنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔ ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ۔

افعال ناقصہ : افعال ناقصہ سترہ ہیں :

(۱) کَانَ (۲) صَارَ (۳) ظَلَّ (۴) بَاتَ (۵) اَصْبَحَ (۶) اَضْحٰی (۷) اَمْسٰی (۸) عَادَ (۹) اٰضَ (۱۰) غَدَا (۱۱) رَاحَ (۱۲) مَازَالَ (۱۳) مَاانْفَکَّ (۱۴) مَابَرِحَ (۱۵) مَافَتِئَ (۱۶) مَادَامَ (۱۷) لَیْسَ ۔

یہ افعال تنہا فاعل کے ساتھ پورے نہیں ہوتے بلکہ خبر کے محتاج ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ افعال جملہ اسمیہ پہ داخل ہوتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔

زَیْدٌ کو کَانَ کا اسم اور قائِمًا کو کَانَ کی خبر کہتے ہیں۔ یہ مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں۔

نوٹ :

افعال ناقصہ بعض حالات میں تنہا فاعل سے مکمل ہوتے ہیں۔ جیسے کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) یہاں کَانَ حَصَلَ کے معنیٰ میں ہے۔ اس کو کَانَ تامہ کہتے ہیں۔

افعال مقاربہ :

افعال مقاربہ چار ہیں : (۱) عَسٰی (۲) کَادَ (۳) کَرُبَ (۴) اَوْشَکَ۔

یہ افعال جملہ اسمیہ پہ داخل ہوتے ہیں اور کَانَ کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں لیکن ان کی خبر فعل مضارع ہوتا ہے۔ جس کے شروع میں بعض اوقات لفظ اَنْ آتا ہے جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ اور کبھی اَنْ کے بغیر ہوتا ہے جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ۔

یہ بھی ممکن ہے کہ فعل مضارع لفظ اَنْ کے ساتھ مل کر عَسٰی کا فاعل ہو اور عَسٰی کو خبر کی ضرورت نہ رہے۔ جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔ اس صورت میں فعل مضارع محل رفع میں ہونے کی وجہ سے مصدر کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی عَسٰی خُرُوْجُ زَیْدٍ۔

افعالِ مدح وذم : افعال مدح وذم چار ہیں :

(۱) نِعْمَ (۲) بِئْسَ (۳) حَبَّذَا (۴) سَآءَ۔

نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کے لئے اور بِئْسَ اور سَآءَ ذم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان افعال کے فاعل کے بعد آنے والا اسم مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

حَبَّذَا کے علاوہ افعال مدح وذم کے فاعل کے لئے شرط یہ ہے کہ:

(۱) معرّف باللّام ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔

(۲) معرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ۔

(۳) فاعل ضمیر مستتر ہو اور اس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ۔ نِعْمَ کا فاعل هُوَ ہے اور رَجُلًا تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ کیونکہ هُوَ ضمیر میں ابہام ہے۔

حَبَّذَا زَیْدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے ذَا اس کا فاعل ہے اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

اسی طرح بِئْسَ اور سَآءَ بھی عمل کرتے ہیں۔

افعالِ تعجب :

ثلاثی مجرّد کے ہر مصدر سے افعالِ تعجب کے دو صیغے آتے ہیں :

(۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا مَا اَیُّ شَیْءٍ کے معنیٰ میں ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ سے محل رفع میں واقع ہے اَحْسَنَ کا فاعل اس میں هُوَ ضمیر مستتر ہے اور زَیْدًا مفعول بہ ہے۔

(۲) اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ اَحْسِنْ لفظاً صیغہ امر ہے اور معنیٰ خبر ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے اَحْسَنَ زَیْدٌ۔ یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ۔

نوٹ :

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ میں با زائدہ ہے۔

سوالات :

(۱) افعال ناقصہ کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے۔

(۲) مندرجہ ذیل افعال کی تعریف ، نام اور عمل ذکر کریں :

افعال مقاربہ - افعال مدح وذم - افعال تعجب

(۳) افعال مدح وذم کے فاعل کے لئے کیا کیا شرائط ہیں

(۴) أَحْسِنْ بِزَيْدٍ کی اصل عبارت واضح کریں۔

(۵) مندرجہ ذیل عبارات پر اعراب لگائیں

الوضوء فرض للصلوات كلها۔

الصلوة فرضت موقوتا۔

الزكوة اهم فريضة في الاسلام۔

تیسرا باب — اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں :

(۱) وہ اسمائے شرطیہ جو حرف إِنْ کے معنی میں ہوں یہ نو (۹) ہیں :

(۱) مَنْ (۲) مَا (۳) أَيْنَ (۴) مَتَى (۵) أَيٌّ (۶) أَنَّى (۷) إِذْمَا (۸) حَيْثُمَا (۹) مَهْمَا۔

یہ اسماء، فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں جیسے :

مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ - مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ - مَتَى تَقُمْ أَقُمْ۔ أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ - أَيَّ شَيْءٍ تَأْكُلْ آكُلْ - أَنَّى تَكْتُبْ أَكْتُبْ - إِذْمَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ - حَيْثُمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ - مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ۔

(۲) اسمائے افعال بمعنی ماضی - جیسے هَيْهَاتَ شَتَّانَ - سَرْعَانَ۔
یہ اپنے اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتے ہیں۔ جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيدِ اى بَعُدَ يَوْمُ الْعِيدِ۔

(۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر - جیسے رُوَيْدَ - بَلْهَ - حَيَّهَلْ - عَلَيْكَ - دُوْنَكَ - هَا۔
یہ اپنے اسم کو مفعول ہونے کی بنا پر نصب دیتے ہیں جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا - یعنی أَمْهِلْهُ۔

(۴) اسم فاعل، یہ اپنے فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور اس کا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں :

ا: اسم فاعل سے پہلے مبتدا ہو۔ فعل لازم کی مثال۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ۔ فعل متعدی کی مثال۔ جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا۔ یہاں زَيْدٌ مبتدا ہے۔

ب: اسم فاعل سے پہلے اسم موصول ہو۔ جیسے جَاءَنِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ۔ یہ فعل لازم کی مثال ہے۔ اور فعل متعدی جیسے جَاءَنِي الضَّارِبُ أَبُوْهُ بَكْرًا۔ یہاں القائم اور الضارب کا الف لام اَلَّذِي اسم موصول کے معنی میں ہے۔

ج: یا اس سے پہلے موصوف ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ عَمْرًوا میں بِرَجُلٍ موصوف ہے۔

د: یا اس سے پہلے ذوالحال ہو۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا میں زَيْدٌ ذوالحال ہے۔

(۵) یا اس سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو۔ جیسے أَضَارِبٌ زَيْدٌ عمرواً۔

(۶) یا اس سے پہلے حرف نفی ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ میں مَا حرف نفی ہے۔

نوٹ : جو عمل قَامَ (فعل لازم) اور ضَرَبَ (فعل متعدی) کرتے ہیں وہی عمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کرتے ہیں۔

اسم مفعول :

اسم مفعول دو شرطوں کے ساتھ اپنے فعل مجہول والا عمل کرتا ہے۔

(۱) حال اور استقبال کے معنیٰ میں ہو۔

(۲) اس کا مذکورہ بالا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پہ اعتماد ہو۔

جیسے : زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ۔

عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَماً۔

بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ ابْنُهُ فَاضِلاً۔

خَالِدٌ مُخْبَرٌ نِ ابْنُهُ عَمْرٌوا فَاضِلاً۔

جو عمل ضُرِبَ ۔ أُعْطِيَ ۔ عُلِمَ اور أُخْبِرَ کرتے ہیں وہی عمل مَضْرُوْبٌ ۔ مُعْطًى ۔ مَعْلُوْمٌ اور مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

صفت مشبہ :

صفت مشبہ بھی اپنے فعل والا عمل کرتی ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا چھ[۱] چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔ جیسے زَيْدٌ غُلَامُهُ۔ جو عمل حَسُنَ

---

[۱] فعل متعدی کبھی ایک مفعول کو چاہتا ہے کبھی دو کو اور کبھی تین کو، اگر ایک مفعول کو چاہتا ہے تو وہ مفعول، اسم مفعول کے لئے نائب فاعل بن جائے گا۔ اگر دو مفعول ہوں تو ایک نائب فاعل اور دوسرا مفعول اول۔ اگر تین ہوں تو ایک نائب فاعل اور باقی دو، مفعول اوّل اور مفعول ثانی بن جائیں گے۔ ان تمام صورتوں کی مثالیں دی گئی ہیں۔ (حاشیہ نحو میر علامہ شرف قادری ص۳۶)

(فعل) کرتا ہے وہی عمل حَسَنٌ (صفت مشبہ) کرتی ہے۔

اسم تفضیل :

اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے :

(۱) مِنْ کے ساتھ۔ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

(۲) الف ولام کے ساتھ۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدُ نِ الْأَفْضَلُ۔

(۳) اضافت کے ساتھ۔ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

نوٹ :

اسم تفضیل اپنے فاعل میں عمل کرتا ہے اور هُوَ ضمیر ہے جو أَفْضَلُ میں پوشیدہ ہے۔

مصدر : اگر مصدر، مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔ جیسے أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرواً۔

اسم مضاف : یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِيْ غُلَامُ زَيْدٍ۔

نوٹ : یہاں لام پوشیدہ ہے کیوں کہ اصل عبارت یوں ہے غُلَامٌ لِزَيْدٍ۔

اسم تام : اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اسم کے تام ہونے کی چند صورتیں ہیں :

(۱) تنوین کے ساتھ تام ہوتا ہے۔ جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً۔

(۲) تقدیر تنوین کے ساتھ۔ جیسے عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً۔ اور زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً۔

(۳) نون تثنیہ کے ساتھ۔ جیسے عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرّاً۔

(۴) نون جمع کے ساتھ۔ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالاً۔

(۵) مشابہ نون جمع کے ساتھ : جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا (تِسْعُوْنَ

(۶) اضافت کے ساتھ : جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُہٗ عَسَلًا ۔

اسمائے کنایہ : عدد سے اسمائے کنایہ دو لفظ ہیں (۱) کَمْ (۲) کَذَا

کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) کَمْ خبریہ (۲) کَمْ استفہامیہ

کَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ

اسی طرح کَذَا بھی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے عِنْدِیْ کَذَا دِرْھَمًا

کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ اور کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ۔

نوٹ : بعض اوقات کَمْ خبریہ کی تمیز پہ مِنْ جار بھی آتا ہے۔ جیسے اللہ

کا قول ہے : کَمْ مِنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ ۔

سوالات :

(۱) اسمائے عاملہ کی کل کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں تعداد و نام لکھیں۔

(۲) اسم فاعل کے عمل کے لئے کیا کیا شرائط ہیں اور وہ کیا عمل کرتا ہے۔

(۳) اسمائے افعال کی قسمیں اور ان کا عمل لکھیں۔

(۴) اسمائے شرطیہ کون کونسے ہیں اور وہ کیا عمل کرتے ہیں۔

(۵) اسم تفضیل کے عمل کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں مع امثلہ تحریر کریں۔

(۶) اسم کے تام ہونے کی صورتیں مع امثلہ لکھیں اور اسم تام کا عمل بھی تحریر کریں۔

دوسری قسم :

عواملِ معنوی

معنوی عوامل کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ابتداء :- یعنی اسم کا لفظی عوامل سے خالی ہونا۔ یہ مبتدا اور خبر کو رفع

دیتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ زَیْدٌ مبتدا ہے اور قَائِمٌ اُس کی خبر

دونوں ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

نوٹ : یہاں دو مذہب اور ہیں۔ ایک یہ کہ مبتدا میں ابتداء عامل ہے اور

خبر میں مبتداء عمل کرتا ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں ایک دوسرے میں عمل کرتے ہیں۔

(۲) فعل مضارع کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا۔

یہ مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ میں یَضْرِبُ اس لئے

مرفوع ہے کہ وہ ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

خاتمہ :

فصل نمبر۱ :

توابع کا بیان

تابع وہ دوسرا لفظ ہے جو اعراب میں ایک ہی جہت سے پہلے لفظ کے مطابق

ہوتا ہے پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔

تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے۔

تابع کی اقسام :

تابع کی پانچ قسمیں ہیں : (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بحرف

(۵) عطف بیان۔

صفت : صفت وہ تابع ہے جو متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے

والے معنیٰ پہ دلالت کرتا ہو۔ مثال :-

(۱) جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (۲) جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ

پہلی مثال میں عَالِمٌ (تابع) متبوع یعنی رَجُلٌ میں پائے جانے والے معنیٰ پہ

دلالت کرتا ہے اور دوسری مثال میں متبوع کے متعلق یعنی اَبُوْہُ (اس کے باپ)

میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

نوٹ: پہلی قسم میں صفت دس[1] چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱) تعریف (۲) تنکیر (۳) تذکیر (۴) تانیث (۵) افراد (۶) تثنیہ (۷) جمع (۸) رفع (۹) نصب (۱۰) جر

جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ وَرَجُلَانِ عَالِمَانِ۔ وَرِجَالٌ عَالِمُوْنَ۔ وَامْرَأَةٌ عَالِمَةٌ۔ وَامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ۔ وَنِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔

دوسری قسم میں صفت پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:

(۱) تعریف (۲) تنکیر (۳) رفع (۴) نصب (۵) جر

جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ۔

تنبیہ:

نکرہ کی صفت جملہ خبریہ آسکتی ہے لیکن اس جملہ میں ایسی ضمیر کا پایا جانا ضروری ہے جو نکرہ کی طرف لوٹے جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ۔ یہاں واحد مذکر کی ضمیر جو لفظ اَبُوْهُ کا مضاف الیہ ہے نکرہ یعنی رَجُلٌ کی طرف لوٹتی ہے۔

تاکید:

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی حالت کو نسبت یا شمولیت میں پکا کر دیتا ہے

[1] یہ دس چیزیں بیک وقت پائی نہیں جاتیں کیونکہ تذکیر ہو تو تانیث نہیں، رفع ہو تو نصب اور جر نہیں ہوں گے، افراد ہوگا تو تثنیہ اور جمع نہ ہوں گے، تعریف کی صورت میں تنکیر نہیں ہوگی۔

تاکہ سننے والے کو کوئی شک نہ رہے۔

تاکید کی اقسام: تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی، لفظ کے تکرار کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ۔ اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

تاکید معنوی، آٹھ الفاظ آتی ہے جو یہ ہیں:

(۱) نَفْسٌ (۲) عَیْنٌ (۳) کِلَا اور کِلْتَا (۴) کُلٌّ (۵) اَجْمَعُ (۶) اَکْتَعُ (۷) اَبْتَعُ (۸) اَبْصَعُ۔

مثالیں:

جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ۔ جَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُهُمَا۔
جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ۔

لفظ عَیْنٌ کو لفظ نَفْسٌ پر قیاس کرتے ہوئے مثالیں بنالیجئے:

جَاءَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاهُمَا۔ وَالْهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا۔
جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ وَاَکْتَعُوْنَ وَاَبْتَعُوْنَ وَاَبْصَعُوْنَ۔

نوٹ:

(۱) کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

(۲) اَکْتَعُ اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ، اَجْمَعُ کے تابع ہیں۔ اَجْمَعُ کے بغیر نہیں آتے اور نہ اس پر مقدم ہوتے ہیں:

سوالات:

(۱) معنوی عوامل کون کونسے ہیں۔ نیز خبر کا عامل کیا ہے۔

(۲) تابع کی تعریف کریں اور توابع کی اقسام بتائیں۔

(۳) صفت کتنی چیزوں میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے وضاحت سے لکھیں۔

(۴) تاکید کی تعریف کریں اور بتائیں کہ تاکید لفظی اور تاکید معنوی میں کیا فرق ہے۔ نیز تاکید معنوی کے لئے کون کون سے الفاظ مخصوص ہیں۔

(۵) مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

جاءنی زید نفسه ، جاءنی الزیدان کلاهما - جاءنی القوم کلهم اجمعون اکتعون ابتعون ابصعون -

(۶) بدل کی تعریف کریں اور اس کی اقسام مع امثلہ لکھیں۔

بدل :

بدل وہ تابع ہے جو نسبت سے خود ہی مقصود ہوتا ہے۔

بدل کی اقسام : بدل کی چار قسمیں ہیں ؛

(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

بدل الکل : وہ بدل ہے کہ اس کا اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ ۔

بدل البعض : وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول، مبدل منہ کا جزء ہوتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُهٗ ۔

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ سے کچھ تعلق رکھتا ہے جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ ۔

بدل الغلط : وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد دوسرے لفظ کے ساتھ ذکر کیا جائے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ ۔

عطف بحرف :

یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ مل کر نسبت سے مقصود ہوتا ہے اور

دونوں کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔

نوٹ :

(۱) عطف بحرف کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

(۲) حروف عطف دس ہیں جو تیسری فصل میں بیان کئے جائیں گے (انشاء اللہ)

عطف بیان :

یہ وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کو خوب ظاہر کر دیتا ہے اور یہ نام اور کنیت میں سے زیادہ مشہور کے ساتھ لایا جاتا ہے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ (یہاں نام کنیت کی بنسبت زیادہ مشہور ہے) جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَبُوْعَمْرٍو ۔ (یہاں کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے)

فصل نمبر ۲

منصرف وغیر منصرف

منصرف :

منصرف وہ اسم متمکن ہے جس میں منع صرف کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔

غیر منصرف :

غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب پایا جائے [1]

اسباب منع صرف : اسباب منع صرف نو ہیں ؛

(۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف ونون زائدتان

---

[1] غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔

مثالیں :

عُمَرُ : میں عدل اور عَلَم ہے ۔

ثلث اور مثلث : میں صفت اور عدل ہے ۔

طلحۃ : میں تانیث اور عَلَم ہے ۔

زینب : میں تانیث معنوی اور علم ہے ۔

حُبلیٰ : میں تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہے ۔

حمراء : میں تانیث الف ممدودہ کے ساتھ ہے ۔

نوٹ : یہ مؤنث دو سببوں کے قائم مقام ہے ۔

ابراہیم : میں عُجمہ اور عَلَم ہے ۔

مَسَاجِدُ اور مَصَابِیحُ جمع منتہی الجموع ہے جو دو سببوں کے قائم مقام ہے ۔

بَعْلَبَكُّ : میں ترکیب اور عَلَم ہے

اَحْمَدُ : میں وزنِ فعل اور عَلَم ہے

سَکْرَانُ : میں الف و نون زائدتان اور وصف ہے ۔

اور عُثْمَانُ میں الف و نون زائدتان اور عَلَم ہے ۔

فصل نمبر ۳ :

حروفِ غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں :

(۱) حروف تنبیہ : یہ تین حروف ہیں ۔ اَلَا ۔ اَمَا اور ھَا ۔

(۲) حروفِ ایجاب : یہ چھ حروف ہیں ۔ نَعَمْ ۔ بَلٰی ۔ اَجَلْ ۔ اِیْ ۔ جَیْرِ ۔ اِنَّ ۔

(۳) حروفِ تفسیر : یہ دو حروف ہیں ۔ اَیْ اور اَنْ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ ۔

(۴) حروفِ مصدریہ : یہ تین حروف ہیں ۔ مَا ۔ اَنْ ۔ اَنَّ ۔
مَا اور اَنْ فعل پر داخل ہو کر اسے مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں ۔

(۵) حروفِ تحضیض[1] : یہ چار حروف ہیں ۔ اَلَّا ۔ هَلَّا ۔ لَوْلَا ۔ اور لَوْمَا ۔

(۶) حرفِ توقع : یہ حرف قَدْ ہے جو ماضی پر داخل ہو تو کسی بات کے ثبوت اور ماضی کو حال کے قریب کرنے کے لئے آتا ہے اور مضارع پر قلت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آتا ہے[2]

(۷) حروف استفہام : تین حروف ہیں ۔ مَا ۔ ہمزہ ۔ هَلْ

(۸) حرف ردع : یہ حرف کَلَّا ہے جو روکنے کے معنی میں آتا ہے ۔ اور بعض اوقات حقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی جملہ کو ثابت کرتا ہے ۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (بیشک عنقریب تم جان لوگے)

(۹) تنوین : تنوین کی پانچ قسمیں ہیں :

ا : تنوین تمکن : جیسے زَیْدٌ ۔

ب : تنوین تنکیر : جیسے صَهٍ یعنی کسی وقت کسی قسم کی خاموشی اختیار کر ۔ اگر لفظ صَهْ تنوین کے بغیر آئے تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس وقت خاموشی اختیار کر ۔

ج : تنوین عوض : جیسے یَوْمَئِذٍ ۔ یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا ۔ (تنوین کَانَ کَذَا کی جگہ ہے ۔)

---

[1] یہ حروف کسی کام کی ترغیب کے لئے آتے ہیں کیونکہ تحضیض کا معنی کسی چیز پر ابھارنا ہے ۔

[2] جیسے قَدْ ضَرَبَ ۔ تحقیق اس نے مارا ، قَدْ یَضْرِبُ ۔ وہ کبھی مارتا ہے ۔

د: تنوین مقابلہ۔ جیسے مُسْلِمَاتٍ

ر: تنوین ترنم: یہ تنوین شعروں کے آخر میں آتی ہے۔

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ[۱]

نوٹ: تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوتی ہے جبکہ پہلی چار قسم کی تنوین اسم کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۰) نون تاکید: فعل مضارع کے آخر میں نون ثقیلہ اور خفیفہ تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے اِضْرِبَنَّ اور اِضْرِبَنْ۔

(۱۱) حروف زائدہ: یہ آٹھ حروف ہیں: اِنْ۔ مَا۔ اَنْ۔ لَا۔ مِنْ۔ کاف۔ با۔ اور لام (ان میں سے آخری چار حروفِ جارہ بھی ہیں)

(۱۲) حروف شرط: یہ دو حرف ہیں۔ اَمَّا اور لَوْ۔

اَمَّا تفصیر کے لئے آتا ہے اور اس کے جواب میں فا کا لانا ضروری ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ۔

حرفِ لَوْ پہلی بات کی نفی کے سبب دوسری بات کی نفی کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

(۱۳) حرفِ لَوْلَا: یہ پہلی بات کے پائے جانے کے سبب دوسری بات کی نفی کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

(۱۴) لام مفتوحہ: یہ لام تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

---

[۱] اے عاذل! ملامت اور عتاب کم کرو اور کہو اگر میں نے درست کہی۔

(۱۵) مَا بمعنی مَادَامَ: جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ۔

(۱۶) حروفِ عطف: یہ دس حروف ہیں:
واو۔ فا۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ اِمَّا۔ اَوْ۔ اَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰکِنْ۔

مستثنیٰ:

مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو حروفِ استثنیٰ کے بعد ذکر کیا جائے۔ حروفِ استثناء یہ ہیں: اِلَّا۔ غَیْرُ۔ سِوٰی۔ سِوَاءٌ۔ حَاشَا۔ خَلَا۔ عَدَا۔ مَاخَلَا۔ مَاعَدَا۔ لَیْسَ۔ لَا یَکُوْنُ۔

حروف استثناء لانے سے یہ بات ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ جو چیز حرفِ استثناء کے ماقبل کی طرف منسوب ہے مستثنیٰ کی طرف اس کی نسبت نہیں ہورہی۔

مستثنیٰ کی اقسام:

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع

(۱) مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جسے اِلَّا وغیرہ کے ذریعے متعدد سے خارج کیا جائے۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (زید قوم میں داخل ہے لیکن اسے آنے کے حکم سے خارج کیا گیا)

(۲) مستثنیٰ منقطع: یہ وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا وغیرہ کے بعد ذکر کی جاتی ہے لیکن اسے متعدد سے خارج نہیں کیا جاتا کیونکہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (گدھا قوم میں شامل نہیں)

مستثنیٰ کا اعراب:

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے

جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے،

خَلَا اور عَدَا کے بعد مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔ مَاخَلَا مَاعَدَا۔ لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا۔ عَدَا زَیْدًا۔ مَاخَلَا زَیْدًا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اگر مستثنیٰ کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد آئے اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں دو طریقے جائز ہیں۔

ا: استثناء کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

ب: ماقبل سے بدل واقع ہوگا۔ جیسے مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا و اِلَّا زَیْدٌ۔

(۳) مستثنیٰ مفرغ ہو۔ یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو تو اس صورت میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے اعتبار سے بدلتا رہے گا۔ جیسے: مَاجَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ۔ مَارَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا۔ مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

(۴) لفظ غیر سِوٰی اور سَوَاءٌ کے بعد مستثنیٰ واقع ہو تو اسے مجرور پڑھتے ہیں۔ اکثر نحویوں کے نزدیک حَاشَا کے بعد بھی مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔ البتہ بعض نے اُسے منصوب پڑھنا بھی جائز قرار دیا ہے۔

مثالیں:

جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَسِوَی زَیْدٍ وَسَوَاءَ زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ۔

نوٹ: لفظ غیر کا اعراب اس مستثنیٰ کے اعراب کی طرح ہوتا ہے جو اِلَّا کے بعد واقع ہو۔

مثالیں:

جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرَ حِمَارٍ۔

مَا جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ نِ الْقَوْمُ وَمَا جَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ۔

مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ، وَمَا رَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ، وَمَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

تنبیہ: لفظ غیر، صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن بعض اوقات استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے اِلَّا استثناء کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن بعض اوقات صفت میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد خداوندی ہے:

لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ یہاں اِلَّا غیر کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی غیر اللہ ہے۔ اسی طرح کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں بھی اِلَّا غیر کے معنی میں ہے۔

سوالات:

(۱) اسباب منع صرف کتنے اور کون کون سے ہیں۔ نیز مندرجہ ذیل اسماء میں اسباب منع صرف کی وضاحت کریں۔

حَمْرَاءُ، طَلْحَةُ، مَصَابِیْحُ، ثُلٰثُ۔

(۲) حروف غیر عاملہ کی کل اقسام کتنی ہیں۔ تعداد لکھیں اور صرف اس کے نام تحریر کریں۔

(۳) حروف ایجاب کتنے اور کون کون سے ہیں۔

(۴) حرف لَوْ اور لَوْلَا کے عمل میں فرق بتائیں اور مثالیں بھی دیں۔

(۵) مستثنیٰ کی تعریف کریں۔ حروف استثناء لکھیں اور مستثنیٰ متصل و منقطع کی وضاحت کریں۔

(۶) مستثنیٰ کے اعراب کی تمام صورتیں ایک نقشہ بنا کر واضح کریں۔

(۷) مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدٌ ۔ مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا۔

مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ اَحَدٌ ۔

(۸) لفظ اِلَّا اور لفظ غَیْرَ میں کیا فرق ہے۔ ان کی اصل وضع کے اعتبار سے لکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریفات

جو نحو میر پڑھنے والے طلبہ کو ازبر ہونی چاہئیں

مصنفِ نحو میر	میر سید شریف جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام علی اور والد ماجد کا نام محمد ہے۔ آپ خاندان سادات سے ہیں۔ ۷۴۰ھ میں بمقام جرجان پیدا ہوئے۔ جو مملکت خوارزم کا ایک شہر یا استرآباد یا شیراز کا ایک قصبہ ہے۔ ۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ میں وصال ہوا۔ مزار شریف شیراز میں ہے۔ شرح مواقف، میر قطبی، شرح مطالع، شرح کافیہ، صغریٰ، کبریٰ، نحو میر اور صرف میر وغیرہ کتب آپ کی تصانیف ہیں۔
نحو	وہ علم جس سے اسم، فعل اور حرف کے اعرابی اور بنائی حالات معلوم ہوں اور کلمات کو ایک دوسرے کے ساتھ مرکب کرنے کا طریقہ پتا چلے۔
نحو کا فائدہ	عربی کلام میں لفظی غلطی کرنے سے محفوظ رہنا۔
نحو کا موضوع	کلمہ اور کلام۔ نحو میں انہی دونوں کے احوال بیان کیے جاتے ہیں۔
اشتقاق	ایک لفظ سے دوسرا لفظ بنانا
لفظ	وہ آواز جو زبان کے مخارج حروف پر اعتماد کے سبب پیدا ہو۔ انسان کی بولی۔

کلمہ[۷] — با معنی لفظ مفرد

لفظ مفرد[۸] — ایک لفظ جو ایک معنی پر دلالت کرے اسے کلمہ بھی کہتے ہیں، جیسے قُرْآن۔

لفظ مرکب[۹] — وہ لفظ جو دو یا دو سے زیادہ کلمات سے حاصل ہو، جیسے رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

اسم[۱۰] — وہ کلمہ جو تنہا اپنا معنی بیان کرے اور تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت نہ کرے۔ تین زمانے یہ ہیں۔ (۱) ماضی (۲) حال (۳) استقبال۔ مثال مُحَمَّدٌ، مَدِیْنَۃٌ۔

فعل[۱۱] — وہ کلمہ جو تنہا اپنا معنی بیان کرے اور تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ۔ اُس نے مارا گزشتہ زمانہ میں۔

حرف[۱۲] — وہ کلمہ جو کسی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اپنا معنی نہ بتا سکے جیسے فِیْ کہا جائے گا جَلَسْتُ فِی الْمَسْجِدِ۔ میں مسجد میں بیٹھا۔

ماضی[۱۳] — وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے، جیسے قَالَ۔

حال[۱۴] — وہ فعل جو موجودہ زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے اَقُوْلُ۔

مستقبل[۱۵] — وہ فعل جو آنے والے زمانے پر دلالت کرے جیسے قُلْ۔

مرکب مفید[۱۶] — وہ مرکب جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔ اسے مرکب تام، جملہ اور کلام کہتے ہیں۔ جیسے نَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ اور اُسْجُدُوْا۔

مرکب غیر مفید[۱۷] — وہ مرکب جس کے سننے والے کو خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ اُسے مرکب ناقص اور مرکب غیر تام بھی کہتے ہیں جیسے خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْلِ۔ اَلْغَوْثُ الْاَعْظَمُ۔

جملہ خبریہ[۱۸] — وہ جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے حَمِدَ زَیْدٌ۔

جملہ انشائیہ[۱۹] — وہ جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے مَنْ رَّبُّکَ۔

جملہ اسمیہ[۲۰] — وہ جملہ جس کی پہلی جزء اسم ہو۔ جیسے اَللّٰہُ رَبُّنَا۔

جملہ فعلیہ[۲۱] — وہ جملہ جس کی پہلی جزء فعل ہو۔ جیسے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اسناد[۲۲] — ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف اس طرح منسوب کرنا کہ سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔ اسناد کو حکم بھی کہتے ہیں۔

مسند الیہ[۲۳] — وہ ہے جس کی طرف کسی چیز کو اس طرح منسوب کریں کہ سننے والے کو خبر یا طلب حاصل ہو۔

مسند[۲۴] — وہ ہے جسے کسی چیز کی طرف اس طرح منسوب کریں کہ سننے والے کو خبر یا طلب حاصل ہو۔

محکوم علیہ[۲۵] — جس پر حکم لگایا جائے۔

محکوم بہ[۲۶] — جس کے ساتھ کسی شے پر حکم لگایا جائے۔ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ۔ میں اسم جلالت مسند الیہ اور محکوم علیہ ہے۔ قَدِیْرٌ مسند اور محکوم بہ ہے اور اسم جلالت کی طرف قَدِیْرٌ کی نسبت کرنا اسناد ہے۔

امر[۲۷] — وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے

جیسے اُخْرُجْ. تو نکل۔

نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعے ترکِ فعل کا مطالبہ کیا جائے جیسے لَا تَخَفْ

استفہام: لغت میں طلبِ افہام کو کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ جملہ انشائیہ مراد ہے جو طلبِ خبر پر دلالت کرے جیسے مَنْ نَبِیُّكَ (تیرا نبی کون ہے)

تمنّی: لغت میں آرزو کرنے کو کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ جملہ انشائیہ مراد ہے جو کسی شے کی آرزو پر دلالت کرے۔ جیسے یَالَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا (کافر کہے گا) اے کاش! میں مٹی ہو جاتا۔

ترجّی: کسی ایسی چیز کے حصول کی توقع کرنا جس کے حصول کا وثوق نہ ہو۔ اس جگہ وہ جملہ انشائیہ مراد ہے جو کسی شے کی توقع پر دلالت کرے۔ جیسے فرعون نے کہا لَعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ (شاید کہ میں اسباب تک پہنچ جاؤں)

عقود: عَقْدٌ کی جمع وہ جملہ انشائیہ جو کسی معاملے کے طے کرتے وقت بولا جائے۔ جیسے ایک شخص کہے اَنْكَحْتُكَ اِبْنَتِیْ (میں نے اپنی لڑکی تیرے نکاح میں دی (ایجاب) دوسرا شخص کہے قَبِلْتُ میں نے قبول کی (قبول)

نداء: پکارنا۔ اس جگہ وہ جملہ انشائیہ مراد ہے جس سے کسی کی توجّہ اپنی طرف مبذول کرانا مقصود ہو۔ جیسے یَا اَللّٰهُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

عرض: نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا مراد وہ جملہ ہے جس سے کوئی چیز نرمی کے ساتھ طلب کی جائے۔ جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ

یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے)

قسم: کسی عظمت والی چیز کا ذکر کر کے بات کو پختہ کرنا۔ جیسے ارشادِ ربانی ہے: لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۔ (اے حبیب! تیری زندگی کی قسم! بے شک کافر اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں) قسم کے بعد واقع ہونے والا جُملہ جوابِ قسم کہلائے گا۔

تعجُّب: وہ کیفیت جو کسی مخفی سبب والی چیز کے جاننے سے نفس میں پیدا ہوتی ہے مراد وہ جملہ ہے جو اس معنی کے انشاء پر دلالت کرے جیسے مَا اَحْسَنَهٗ (وہ کتنا حسین ہے)

اضافت: حرف جر مقدر کے واسطے سے ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف نسبت کرنا۔

مضاف: وہ اسم جس کی مذکورہ بالا نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جائے

مضاف الیہ: جس کی طرف مذکورہ بالا نسبت کی گئی ہو۔ جیسے عَبْدُ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کا بندہ) عبد مضاف، اسم جلالت، مضاف الیہ؛ عبد کی اسم جلالت کی طرف نسبت کرنا اضافت ہے۔
(نوٹ) مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مضاف ہونے کے سبب کوئی اعراب نہیں آتا۔ جیسا عامل ویسا اعراب۔

مرکبِ اضافی: وہ مرکب جو مضاف اور مضاف الیہ پر مشتمل ہو

مرکبِ بنائی: وہ مرکب ہے کہ دو اسموں کو ایک بنایا گیا ہو اور دوسری جزء حرف کو متضمن ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدٌ

وَعَشَرٌ تھا۔ دوسرا اسم واؤ پر مشتمل ہے۔ اسی طرح تِسْعَ عَشَرَ تک۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب کہ دو اسموں کو ایک بنایا گیا ہو اور دوسرا اسم حرف کو متضمن نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ۔ بعل ایک بت تھا۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم اُس کی عبادت کرتی تھی۔ بَكُّ۔ اس بُت کے پجاری بادشاہ کا نام تھا۔ دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

معرب: وہ اسم جو ترکیب میں واقع ہو، یعنی اپنے عامل کے ساتھ پایا جائے اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔ معرب کا حکم یہ ہے کہ اس پر مختلف عمل والے عاملوں کے آنے سے اس کا آخر بدل جائے گا۔

مبنی: وہ اسم جو مبنی الاصل کے ساتھ مناسبت رکھے، یا عامل کے بغیر پایا جائے جیسے جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ۔ اسی طرح زید، عمرو، بکر وغیرہ جو عامل کے ساتھ نہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ عوامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدلے گا۔

مبنی الاصل: وہ لفظ جو مبنی ہونے میں اصل ہے، دوسرا کوئی مبنی ہوگا تو ان کی مناسبت کی بناء پر۔ مبنی الاصل تین ہیں:
(۱) تمام حروف (۲) فعل ماضی (۳) فعل امر

اعراب: وہ علامت (حرف، حرکت یا جزم) جس کے ذریعے معرب کا آخر تبدیل ہو۔ رفع، نصب، جر، واؤ، الف، یاء اور جزم۔

اسم متمکن: وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو، چونکہ قابلِ اعراب ہے اس لئے متمکن کہلاتا ہے۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ غیر متمکن اس لئے کہلاتا ہے کہ اعراب کو جگہ نہیں دیتا۔ جیسے هُوَ اور هٰذَا۔

مظہر: وہ اسم جو ضمیر نہ ہو

ضمیر: وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب مذکور کے لئے موضوع ہو۔ جیسے اَنَا۔ اَنْتَ اور هُوَ۔

ضمیر مرفوع: وہ ضمیر جو محل رفع میں واقع ہو۔ مثلاً فاعل یا مبتدا ہو۔ اس کی جگہ کوئی معرب ہوتا، تو مرفوع ہوتا۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تاء اور قَائِمٌ میں هُوَ۔

ضمیر منصوب: وہ ضمیر جو محل نصب میں واقع ہو۔ مثلاً مفعول بہ، اسم اِنَّ یا کَاَنَّ ہو جیسے ضَرَبْتُهٗ، اِنَّهٗ میں ہٗ۔

ضمیر مجرور: وہ ضمیر جو محل جر میں واقع ہو، یعنی مضاف الیہ ہو یا مجرور جار جیسے غُلَامُهٗ اور لَهٗ میں ہٗ۔

ضمیر متصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل کے ساتھ مل ہوئی ہو اور اس سے مقدم نہ ہو سکے جیسے ضَرَبْتُ، سَمِعَهٗ اور لَهٗ۔

ضمیر منفصل: وہ ضمیر جو اپنے عامل سے جدا ہو اور اس پر مقدم ہو سکے جیسے هُوَ اور اِیَّا کا سورۂ فاتحہ میں ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ۔

ضمیر بارز: وہ ضمیر جو پڑھنے میں آئے جیسے قُلْتَ۔

ضمیر مستتر: وہ ضمیر جو پڑھنے میں نہ آئے، بلکہ سمجھی جائے جیسے اِضْرِبْ میں مخاطب کی ضمیر سمجھی جاتی ہے اور اسے اَنْتَ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ضمیر جائز الاستتار ۵۸ — وہ پوشیدہ ضمیر جس کی جگہ اسم ظاہر فاعل بن سکے، جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ. فعل میں پوشیدہ ضمیر فاعل ہے اگر ضَرَبَ زَیْدٌ کہا جائے، تو زَیْدٌ فاعل بن جائے گا۔

ضمیر واجب الاستتار ۵۹ — وہ پوشیدہ ضمیر جس کی جگہ اسم ظاہر فاعل نہ بن سکے جیسے اَضْرِبُ اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے اگر اَضْرِبُ اَنَا کہا جائے تو اَنَا تاکید ہے نہ کہ فاعل۔

اسم اشارہ ۶۰ — وہ اسم ہے جو آنکھوں دیکھی چیز کی طرف کسی عضو سے اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے هٰذَا، هٰذِهٖ وغیرہ۔

اسم موصول ۶۱ — وہ اسم ہے جو اس وقت تک جملے کی جزو تام نہیں بنتا جب تک اس کے ساتھ ایک جملہ نہ ملایا جائے۔ وہ جملہ اس اسم کی ضمیر پر مشتمل ہوتا ہے اور صلہ کہلاتا ہے جیسے اَلَّذِیْ وغیرہ۔

اسم فعل ۶۲ — وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں استعمال ہوتا ہو، جیسے رُوَیْدَ (تو ٹھہر، چھوڑ) هَیْهَاتَ (وہ دور ہوا)

اسم صوت ۶۳ — وہ لفظ ہے جو کسی عارضے کے وقت انسان سے طبعی طور پر صادر ہو۔ جیسے شدید کھانسی کے وقت اُحْ اُحْ یا اس لفظ سے کسی حیوان کو آواز دی جائے جیسے اونٹ بٹھانے کے لئے نَخْ، نَخْ یا نِخْ کہا جاتا ہے یا اس لفظ سے کسی آواز کی نقل مقصود ہو جیسے کوے کی آواز کی نقل کے لئے کہا جاتا ہے۔ غَاق۔

اسم ظرف ۶۴ — وہ اسم ہے جو کسی زمانے یا مکان پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں (۱) جو کسی خاص فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے جیسے مَضْرِبٌ مارنے کی جگہ یا وقت (۲) جو مطلق زمان

یا مکان پر دلالت کرے، کسی فعل کی خصوصیت کا اعتبار نہ ہو جیسے اِذْ زمانِ ماضی پر اور اِذَا زمانِ مستقبل پر دلالت کرتا ہے اسم غیر متمکن صرف دوسری قسم ہے۔

اسم کنایہ ۶۵ — وہ اسم جو کسی معین شے پر صراحت کے بغیر دلالت کرے جیسے کَمْ کتنے اور کَذَا اتنے۔

معرفہ ۶۶ — وہ اسم جو شے معین کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے هُوَ، هٰذَا، زَیْدٌ وغیرہ۔

نکرہ ۶۷ — وہ اسم جو غیر معین شے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ، بَیَاضٌ۔

مذکر ۶۸ — وہ اسم جس میں لفظاً یا تقدیراً تانیث کی علامت نہ پائی جائے جیسے رَجُلٌ۔

مؤنث ۶۹ — وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے، علامتیں چار ہیں (۱) تاء ملفوظہ جیسے طَلْحَةُ (۲) تاء مقدرہ جیسے اَرْضٌ۔ اصل میں اُرَیْضَةٌ ہے (۳) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی حاملہ عورت۔ (۴) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ، سرخ عورت۔

مؤنث حقیقی ۷۰ — وہ مؤنث جس کے مقابل جاندار نر ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابل رَجُلٌ ہے۔

مؤنث لفظی ۷۱ — وہ مؤنث جس کے مقابل جاندار نر نہ ہو جیسے ظُلْمَةٌ تاریکی۔

واحد ۷۲ — وہ اسم جو ایک فرد پر دلالت کرے جیسے مُؤْمِنٌ ایک ایمان والا۔

مثنیٰ ۷۳ — وہ اسم جو دو فردوں پر اس لئے دلالت کرے کہ مفرد کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ لگایا گیا ہو۔ جیسے

مُؤْمِنَانِ دو ایمان والے۔

مجموع [۷۴] — وہ اسم جو دو سے زیادہ افراد پر اس لئے دلالت کرے کہ مفرد میں لفظی یا تقدیری تبدیلی کی گئی ہے جیسے رِجَالٌ اس کا مفرد رَجُلٌ ہے اور فُلْكٌ (کشتیاں) بروزن اُسْدٌ (اَسَدٌ کی جمع شیر) اس کا مفرد فُلْكٌ بروزن قُفْلٌ ہے۔

جمعِ مُکسَّر [۷۵] — وہ جمع جس میں واحد کی بناء سالم نہ رہے، جیسے رِجَالٌ، رَجُلٌ کی جمع۔

جمعِ سالِم [۷۶] — وہ جمع جس میں واحد کی بنا سالم ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ. مُسْلِمَاتٌ مُسْلِمٌ اور مُسْلِمَةٌ کی جمع۔

جمع مذکر سالم [۷۷] — وہ جمع جو مفرد کے آخر میں واؤ ما قبل مضموم یا یاء ما قبل مکسور اور نون مفتوح لگانے سے حاصل ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ. مُسْلِمِيْنَ.

جمع مؤنث سالم [۷۸] — وہ جمع جو مفرد کے آخر میں الف اور تاء لگانے سے حاصل ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع قِلّت [۷۹] — وہ جمع جو دو سے زیادہ اور دس سے کم کے لئے استعمال ہو، اس کے چھ وزن ہیں (۱) اَفْعُلٌ جیسے اَكْلُبٌ جمع کلب کتا (۲) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ جمع قول، بات (۳) اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ جمع عَوَانٌ درمیان عمر والا۔ (۴) فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ جمع غُلَامٌ لڑکا، بندہ (۵) جمع مذکر سالم الف لام کے بغیر جیسے مُسْلِمُوْنَ. (۶) جمع مؤنث سالم بغیر الف لام کے جیسے مُسْلِمَاتٌ

جمع کثرت [۸۰] — وہ جمع جو دس اور دس سے زائد کے لئے استعمال ہو، مذکورہ بالا چھ اوزان کے علاوہ جمع کثرت کے وزن ہیں۔

اعراب [۸۱] — وہ حرف، حرکت یا جزم ہے جو معرب کے آخر میں عامل کی وجہ سے آئے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَاَخُوْكَ. لَمْ یَضْرِبْ۔

رفع [۸۲] — فاعل ہونے کی علامت، ضمہ، الف، واؤ جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَرَفِیْقَانِ وَمُسْلِمُوْنَ۔

نصب [۸۳] — مفعول ہونے کی علامت، فتحہ، کسرہ، الف، یاء، رَأَیْتُ عُمَرَ وَمُسْلِمَاتٍ وَاَخَاكَ وَمُسْلِمِیْنَ۔

جَر [۸۴] — مضاف الیہ ہونے کی علامت کسرہ، فتحہ، یاء، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَعُمَرَ وَمُسْلِمِیْنَ۔

معنیٰ مقتضی [۸۵] — وہ معنیٰ جو اعراب کو چاہے جیسے فاعلیت رفع کو، مفعولیت نصب کو، اضافت جر کو چاہتی ہے، مثلاً جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ رَأَیْتُ زَیْدًا وَغُلَامُ زَیْدٍ۔

عامل [۸۶] — وہ چیز جس کے سبب اعراب کو چاہنے والا معنیٰ پیدا ہو جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں جَاءَ کے سبب معنیٰ مفعولیت اور مضاف کے سبب معنیٰ اضافت پیدا ہوا۔

عامِلِ لفظی [۸۷] — وہ عامل جو پڑھنے میں آسکے، جیسے مذکورہ بالا مثالیں۔

عامِلِ معنوی [۸۸] — وہ جو پڑھنے میں نہ آسکے، عقل سے معلوم ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں ابتدا عامل ہے، یعنی اسم کا لفظی عوامل سے خالی ہونا تاکہ مسند الیہ یا مسند ہو۔

مُفرد [۸۹] — (۱) جو مرکب نہ ہو (۲) جو تثنیہ اور جمع نہ ہو (۳) جو جملہ نہ ہو (۴) جو مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو۔ مشابہ مضاف وہ اسم

ہے جو مضاف نہ ہو لیکن کسی چیز سے اس طرح متعلق ہو کہ اس کے بغیر معنیٰ مکمل نہ ہو جیسے مضاف الیہ کے بغیر مضاف کا معنیٰ مکمل نہیں ہوتا، مثلاً یَاطَالِعًا جَبَلًا۔

منصرف[۹۰]: وہ اسم جس میں منع صرف کے نو سببوں میں سے دو یا ایک قائم مقام دو کے نہ پایا جائے۔ حکم اس پر کسرہ اور تنوین آسکے جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

غیر منصرف[۹۱]: وہ اسم جس میں منع صرف کے نو سببوں میں سے دو یا ایک قائم مقام دو کے پایا جائے۔ حکم اس پر کسرہ اور تنوین نہ آسکے جیسے مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

اسباب منع صرف[۹۲]: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف نون زائدتان۔
(ف) منتہی الجموع ایک سبب دو کے قائم مقام ہے، اسی طرح تانیث بالالف

صحیح[۹۳]: نحویوں کی اصطلاح میں وہ لفظ جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے رَجُلٌ۔ زَیْدٌ۔ صرفیوں کے نزدیک، وہ لفظ جس کے فاء، عین اور لام کے مقابل حرف علت، ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ پائے جائیں۔

جاری مجرائے صحیح[۹۴]: جس کے آخر میں حرفِ علت اور اس کا ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ۔ ظَبْیٌ۔

اسم مقصور[۹۵]: وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، جیسے مُوْسٰی۔ اَلْعَصَا۔

اسم منقوص[۹۶]: وہ اسم جس کے آخر میں یاء اور اس کا ماقبل مکسور ہو جیسے اَلْقَاضِیْ

حروفِ جارہ[۹۷]: وہ حروف جو فعل کے معنیٰ کو اسم تک پہنچاتے ہیں اور اسم کو جر دیتے ہیں، ان کو خافض بھی کہتے ہیں، یہ سترہ ہیں ؎

بَاء و تَاء و کاف و لام و واؤ مُنْذُ و مُذْ خَلَا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

فعل لازم[۹۸]: وہ فعل جس کا معنیٰ صرف فاعل کے ساتھ مکمل ہو جائے اور مفعول بہ کو نہ چاہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا)

فعل متعدی[۹۹]: وہ فعل جس کا معنیٰ فاعل کے علاوہ مفعول بہ کو بھی چاہے۔ جیسے جَاءَنِیْ خَالِدٌ۔

فاعل[۱۰۰]: وہ اسم جس کے معنیٰ کی طرف فعل کے صادر ہونے کی نسبت ہو اور فعل کا اس سے مقدم ہونا واجب ہو جیسے مثال مذکور میں خَالِدٌ۔

مفعول بہ[۱۰۱]: اس شے کا اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو اور فعل اس سے متعلق ہو جیسے مثال مذکور میں یاء متکلم۔

مفعول مطلق[۱۰۲]: وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کا ہم معنیٰ ہو۔ یعنی فعل کا معنیٰ تضمنی ہو، جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

مفعول فیہ[۱۰۳]: اس زمان یا مکان کا اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں یَوْمَ اور جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں عِنْدَكَ۔

مفعول معہ[۱۰۴]: وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہو تاکہ فعل کے معمول کا ساتھ معلوم ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتُ (سردی آئی جبوں سمیت)

۱۰۵ مفعولٌ لَہٗ
اس شے کا اسم ہے جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ میں اِکْرَامًا یعنی زید کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا۔

۱۰۶ حال
وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا میں رَاکِبًا (زید سوار ہو کر آیا) جس کی حالت بیان کرے اسے ذوالحال کہتے ہیں جیسے مثال مذکور میں زَیْدٌ۔

۱۰۷ تمییز
وہ اسم جو ابہام کو دور کرے۔ جیسے رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا میں کَوْکَبًا جس کے ابہام کو دور کرے اُسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

۱۰۸ فعلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ
فعل مجہول، اس مفعول کا فعل جس کا فاعل بیان نہیں کیا گیا جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ میں ضُرِبَ۔

۱۰۹ مفعولُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ
نائب فاعل، اس فعل کا مفعول جس کا فاعل بیان نہیں کیا گیا جیسے مثال مذکور میں زَیْدٌ۔

۱۱۰ حروفِ مشبّہ بفعل
وہ حروف جو فعل کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں وہ چھ ہیں ؎

اِنَّ یا اَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ
ناصبِ اسمند و رافع در خبر ضد یا و لا

۱۱۱ افعالِ ناقصہ
وہ افعال جو اپنے فاعل کے ایک خاص صفت کے ساتھ موصوف ہونے پر دلالت کرتے ہیں، یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یہ افعال سترہ ہیں؛
عَادَ، غَدَا، رَاحَ باقی اشعار میں ؎

کَانَ صَارَ اَصْبَحَ اَمْسٰی اَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ
مَا فَتِئَ مَادَامَ مَا انْفَکَّ لَیْسَ باشد از قفا
مَا بَرِحَ مَازَالَ و افعالے کز ینہا مشتقند
ہر کجا بینی ہمیں حکم است در جملہ روا

۱۱۲ افعالِ مقاربہ
وہ افعال ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔ افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا) یہ چار ہیں ؎

دیگر افعالِ مقارب در عمل چوں ناقصند
ہست آں کَادَ کَرُبَ با اَوْشَکَ دیگر عَسٰی

۱۱۳ افعالِ مدح وذم
وہ افعال جو انشائے مدح وذم کے لئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا مرد ہے) نِعْمَ الرَّجُلُ جملہ انشائیہ خبر مقدم ، زید مبتدا مؤخر، مجموعہ جملہ اسمیہ خبریہ۔ یہ چار فعل ہیں ؎

رافع اسمائے جنس افعال مدح وذم بود
چار باشد نِعْمَ بِئْسَ سَاءَ آنگہ حَبَّذَا

۱۱۴ افعالِ تعجب
وہ افعال جو انشائے تعجب کے لئے وضع کئے گئے ہوں، ان کے دو صیغے ہیں مَا اَحْسَنَہٗ وَاَحْسِنْ بِہٖ (وہ کتنا حسین ہے)

۱۱۵ اسمائے شرطیہ
وہ اسماء جو ایک جملہ کے شرط اور دوسرے کے جزا ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسے مَنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ (جس کی تو امداد کرے گا میں اس کی امداد کروں گا) یہ نو اسم ہیں ؎

مَنْ وَ مَلُوْمُهُمَا وَ اَیُّ حَیْثُمَا اِذْ مَا مَتیٰ

اَیْنَمَا اَنّیٰ تُہ اسم جازمند مرفعل را

اسمِ تام [۱۱۶]
وہ اسم جو اپنی موجودہ حالت میں مضاف نہ ہو سکے، مثلاً وہ مضاف ہو یا تنوین، تثنیہ یا جمع کے نون کے ساتھ ہو، یہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔

مبتدا قسمِ اوّل [۱۱۷]
وہ اسم جو لفظی عوامل سے خالی اور مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ۔

مبتدا قسمِ ثانی [۱۱۸]
وہ صیغۂ صفت جو حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے جیسے اَقَائِمٌ الزَّیْدَانِ۔ قَائِمٌ مبتدا قسم ثانی اور اَلزَّیْدَانِ فاعل قائم مقام خبر ہے۔

خبر [۱۱۹]
وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی اور مسند ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ۔

تابع [۱۲۰]
وہ دوسرا لفظ ہے جس پر پہلے لفظ والا اعراب آئے اور جہت بھی ایک ہو جَاءَ زَیْدُنِ الْعَالِمُ میں اَلْعَالِمُ پہلے لفظ کو متبوع کہا جائے گا۔

صفت [۱۲۱]
وہ تابع جو متبوع یا اس کے متعلق پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرے، مذکورہ بالا مثال میں اَلْعَالِمُ متبوع میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے اسے صفت بحالہٖ کہتے ہیں جَاءَ زَیْدُنِ الضَّارِبُ غُلَامُہٗ میں اَلضَّارِبُ معنیٰ ضرب پر دال ہے، جو زید میں نہیں۔ بلکہ اس کے متعلق غلام میں پایا گیا ہے اسے صفت بحال متعلقہ کہتے ہیں۔ صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔

تاکید [۱۲۲]
وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کی گئی نسبت کو پختہ کرے یا متبوع کے اپنے افراد کے شامل ہونے کو پختہ کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ میں دوسرا زید اس میں لفظ متبوع کو دہرایا گیا ہے اسے تاکیدِ لفظی کہتے ہیں جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ میں کلھم نے بتایا کہ تمام افراد آئے ہیں، اس میں لفظ متبوع کو نہیں لوٹایا گیا۔ اسے تاکیدِ معنوی بھی کہتے ہیں۔ تاکیدِ معنوی کے لئے مخصوص آٹھ لفظ ہیں: نَفْسٌ۔ عَیْنٌ۔ کِلَا۔ کِلْتَا۔ کُلٌّ اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ۔

بدل [۱۲۳]
وہ تابع ہے جو نسبت میں مقصود ہو، متبوع کو بطورِ تمہید ذکر کیا گیا ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ میں اَخُوْكَ (زید تیرا بھائی آیا) متبوع کو مبدل منہ کہا جائے گا۔

بدل الکل [۱۲۴]
وہ بدل جس کا مدلول، مبدل منہ کے مدلول کا عین ہو۔ جیسے مثال مذکورہ میں اَخُوْكَ اور زید کا مصداق ایک ہے۔

بدل البعض [۱۲۴]
وہ بدل جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کی جزء ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُہٗ میں رَاْسُہٗ (زید، اس کے سر کو مارا گیا)

بدل الاشتمال [۱۲۵]
وہ بدل جس کا مدلول، مبدل منہ کے مدلول کا عین یا جزء نہ ہو، بلکہ اس سے اس طرح متعلق ہو کہ متبوع کے ذکر کے باوجود سننے والے کو اس کا انتظار رہے جیسے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ میں قِتَالٍ تم سے عزت والے مہینے، اس میں جنگ کے بارے پوچھتے ہیں۔ اس مثال میں مبدل منہ، بدل کے لئے ظرف اور اس پر مشتمل ہے، کبھی

بدل، مبدل منہ پر مشتمل ہوتا ہے جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ میں ثَوْبُہٗ زید پر مشتمل ہے (زید، اُس کا کپڑا چھینا گیا۔)

۱۲۶ بدل الغلط — وہ بدل جس کا مبدل منہ کے ساتھ ان تین قسموں میں سے کوئی تعلق نہ ہو، دراصل مبدل منہ کا غلطی سے ذکر کر دیا گیا۔ اس غلطی کو زائل کرنے کے لئے بدل کا ذکر کیا جاتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ حِمَارٍ، مَیں زید بلکہ گدھے کے پاس سے گزرا۔

۱۲۷ عطف بیان — وہ تابع ہے جو صفت نہیں، لیکن اپنے متبوع کو واضح کرتا ہے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ میں عُمَرُ۔ یہ متبوع میں پائے جانے والے معنی پر نہیں، بلکہ خود متبوع پر دلالت کرتا ہے اور اسے واضح کرتا ہے ابوحفص، عمر نے قسم کھائی۔

۱۲۸ عطف بحرف — وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور متبوع کے ساتھ نسبت سے مقصود ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو میں عَمْرٌو۔ اسے عطف نسق بھی کہتے ہیں۔ حروف عطف دس ہیں ؎

دہ حروف عطف مشہور اند یعنی واؤ فا
ثُمَّ حَتّٰی اَوْ وَاِمَّا اَمْ وَ بَلْ لٰکِنْ وَ لَا

۱۲۹ اسم فاعل — وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس سے معنی مصدری کا صدور ہے جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)

۱۳۰ اسم مفعول — وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ۔

۱۳۱ صفت مشبّہ — وہ اسم جو مصدر سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہو (یعنی کسی زمانے کی تخصیص نہ ہو۔ جیسے حَسَنٌ۔

۱۳۲ اسم تفضیل — وہ اسم جو مصدر سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس میں معنی مصدری کسی کی نسبت سے زیادہ پایا جائے جیسے اَکْبَرُ (زیادہ بڑا) جس سے زیادتی حاصل ہو، اُسے مفضّل اور جس پر زیادتی ہو اسے مفضّل علیہ کہتے ہیں۔

۱۳۳ مصدر — وہ اسم ہے جو فاعل سے صادر ہونے والے معنی پر دلالت کرے اور مفعول مطلق بنے جیسے ضَرْبٌ تمام مشتقات اسی سے نکلتے ہیں، اس لئے اسے مصدر کہا جاتا ہے۔

۱۳۴ عدل — اسم کے اصل حروف کا کسی صرفی قاعدہ کے بغیر اصل صورت سے نکالا جانا جیسے عُمَرُ کہ اصل میں عَامِرٌ تھا۔

۱۳۵ وصف — اسم کا کسی غیر معین ذات پر دلالت کرنا جو کسی صفت کے ساتھ موصوف ہو جیسے اَحْمَرُ (سُرخ مرد)

۱۳۶ تانیث — اس کی تعریف گزر چکی ہے

۱۳۷ معرفہ — " " "

۱۳۸ عَلَم — وہ اسم جو معین شے کے لئے اس طرح موضوع ہو کہ اس وضع کے اعتبار سے دوسری شے کو شامل نہ ہو جیسے خَالِدٌ۔

۱۳۹ عُجمہ — لفظ کا عربی کے علاوہ کسی زبان میں معنی کے لئے موضوع ہونا جیسے اِبْرَاھِیْمُ اس کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ عربی زبان میں بطور عَلَم مستعمل ہو۔

۱۴۰ جمع: وہ اسم جو مفرد میں تبدیلی کے سبب دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔ اس کے منع صرف کا سبب ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ منتہی الجموع کا صیغہ ہو، یعنی پہلے دونوں حرف مفتوح تیسری جگہ الف علامت جمع اس کے بعد ایک حرف مشدد ہو جیسے دَوَابُّ جمع دَابَّةٌ یا دو حرف ہوں اور پہلا ان میں سے مکسور ہو جیسے مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ یا تین حرف ہوں، ان میں سے پہلا مکسور اور دوسرا حرف یا ہو جیسے مَصَابِیْحُ جمع مِصْبَاحٌ۔

۱۴۱ ترکیب: دو یا دو سے زیادہ کلمات کا ایک ہو جانا بشرطیکہ کوئی جزء حرف کو متضمن نہ ہو جیسے مَعْدِیْکَرِبُ۔

۱۴۲ وزن فعل: اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو فعل کے ساتھ مختص ہو جیسے شَمَّرَ اور ضُرِبَ یا اس کی ابتدا میں حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو جیسے اَحْمَدُ، یَشْکُرُ، تَغْلِبُ، نَرْجِسُ۔

۱۴۳ الف نون زائدتان: اسم کا اس طرح ہونا کہ اس کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں جیسے عُثْمَانُ۔

۱۴۴ استدراک: کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنا جیسے جَآءَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو لَمْ یَجِئْ (زید آیا لیکن عمرو نہیں آیا)

۱۴۵ حروف عطف: وہ حروف جو مابعد کو اعراب اور حکم وغیرہ میں ماقبل کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ یہ دس ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

۱۴۶ حروف تنبیہ: وہ حروف ہیں جن سے متکلم، مخاطب کی غفلت دور کرتا

ہے جیسے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (خبردار اللہ کے ذکر ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ یہ تین حرف ہیں۔
اَلَا، اَمَا، ھَا

۱۴۷ حروف ایجاب: وہ حروف جو کسی نہ کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں۔ یہ چھ ہیں: نَعَمْ، بَلٰی، اَجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ۔

۱۴۸ حروف تفسیر: وہ حروف جو وضاحت کے لئے آتے ہیں، یہ دو ہیں۔ اَیْ، اَنْ۔

۱۴۹ حروف مصدریہ: وہ حروف جو اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کا معنی دیتے ہیں، یہ تین ہیں مَا، اَنْ، اَنَّ۔

۱۵۰ حرف توقع: وہ حرف ہے جو دلالت کرتا ہے کہ جو خبر دی جا رہی ہے مخاطب کو اس کا انتظار تھا، یہ قَدْ ہے جو تحقیق کا فائدہ دیتا ہے، ماضی مطلق پر آئے تو اسے بعض اوقات ماضی قریب بنا دیتا ہے جیسے قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ (بے شک امیر ابھی سوار ہوا ہے) اور مضارع پر آئے تو کبھی تقلیل کا فائدہ دیتا ہے جیسے اَلْکَذُوْبُ قَدْ یَصْدُقُ (زیادہ جھوٹ بولنے والا کبھی سچ بول جاتا ہے)

۱۵۱ حروف تحضیض: وہ حروف ہیں جن کے ذریعے متکلم، مخاطب کو کسی کام کرنے پر ابھارتا ہے جیسے اَلَا تَحْفَظُ الدَّرْسَ (تو سبق زبانی یاد کیوں نہیں کرتا) یہ اس وقت ہے جب یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوں اور اگر فعل ماضی پر داخل ہوں، تو ان سے مقصود مخاطب کو شرمندہ کرنا ہوتا ہے اور یہ حروف تندیم کہلاتے

ہیں جیسے هَلَّا صَلَّيْتَ (تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی) یہ چار حرف ہیں: اَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔

۱۵۳ حروفِ استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ساتھ کوئی بات پوچھی جائے اور وہ دو ہیں: ہمزہ اور ہَلْ۔

۱۵۴ حرفِ رَدع: وہ حرف جو متکلم کو اس کے کلام سے روکنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے کسی نے کہا فُلَانٌ يُبْغِضُكَ (فلاں تجھے ناپسند جانتا ہے) اس کے جواب میں کہا جائے كَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی آئندہ ایسا نہ کہنا

۱۵۵ تنوین: وہ نون جو وضع کے لحاظ سے ساکن ہو، کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو اور تاکید کے لئے نہ ہو جیسے زَيْدٌ کے آخر میں نون۔

۱۵۶ حروفِ زیادت: وہ حروف جن کے حذف کرنے سے کلام کے اصل معنیٰ میں فرق نہیں آتا۔ وہ صرف تحسینِ کلام وغیرہ کے لیے لائے جاتے ہیں، وہ صرف آٹھ ہیں: اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، باء، لام (ف) یہ حروف بعض اوقات زائد ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ ہی زائد ہوتے ہیں۔

۱۵۷ حروفِ شرط: وہ حروف جو دو جملوں پر داخل ہو کر ایک کو شرط اور دوسرے کو جزا بنا دیتے ہیں۔ یہ دو ہیں اَمَّا۔ لَوْ۔

۱۵۸ استثناء: کسی اسم کو ماقبل کے حکم سے نکالنا۔

۱۵۹ مستثنیٰ: وہ اسم جسے ماقبل کے حکم سے نکالا گیا ہو اور وہ اِلَّا وغیرہ کلماتِ استثناء کے بعد واقع ہو۔

۱۶۰ مستثنیٰ منہ: وہ اسم جس کے حکم سے دوسرے اسم کو اِلَّا وغیرہ سے نکالا گیا ہو۔

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا وغیرہ کے بعد واقع ہو اور اسے متعدد کے حکم سے نکالا گیا ہو جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔ زید قوم میں داخل تھا، لیکن اسے قوم کے حکم (آمد) سے نکالا گیا ہے۔ زید مستثنیٰ، قوم مستثنیٰ منہ اور نکالنا، استثناء ہے۔

۱۶۱ مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا وغیرہ کے بعد واقع ہو اور اسے متعدد کے حکم سے نہ نکالا گیا ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا میں حِمَارًا (گدھا) کہ وہ قوم میں داخل ہی نہیں ہے، نکالنے کا کیا مطلب؟

۱۶۲ مستثنیٰ مفرغ: وہ مستثنیٰ جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ یہ عموماً اسی وقت فائدہ دے گا جب کلام غیر موجب میں واقع ہو، جیسے مَا جَاءَنِي اِلَّا زَيْدٌ میں زَيْدٌ۔

۱۶۳ کلامِ موجب: وہ کلام جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

۱۶۴ کلامِ غیر موجب: وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام موجود ہو جیسے مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

درج ذیل نصابی کتب ہم سے طلب کیجئے
۱۔ تفہیم النحو ــــــ محمد صدیق ہزاروی
۲۔ تلخیص اصول الشاشی ــــــ ”
۳۔ اربعین نووی ــــــ ”
۴۔ تعلیم المنطق ــــــ مولانا عبدالستار سعیدی
۵۔ تعلیم الصرف ــــــ ”
۶۔ علم الصیغہ (مترجم) ــــــ مولانا غلام نصیر الدین چشتی
۷۔ خاصیات ابواب ــــــ ”
۸۔ نعیم التحریر (مترجم نحو میر) ــــــ مولانا محمد قاسم بلوچ
۹۔ تاریخ ساز شخصیات
شعبہ نشر واشاعت
تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ ۔ لاہور